وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ

# ضربِ رضویت

# بر فتنۂ دیوبندیت


مؤلف:

ابوحامد محمد شریف الحق

مدنی، رضوی، ارشدی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَاِمَّا یُنْسِیَنَّکَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ

# ضربِ رضویت برفتنۂ دیوبندیت

مؤلف

**خلیفۂ ارشد ملت**

حضرت علامہ مولانا ابوحامد محمد شریف الحق مدنی رضوی ارشدی صاحب قبلہ
مقام شکارپور پوسٹ ماہی نگر وایا بارسوئی گھاٹ ضلع کٹیہار بہار (الہند)

| | | |
|---|---|---|
| نام کتاب | : | ضربِ رضویت برفتنۂ دیوبندیت |
| مؤلف | : | حضرت مولانا شریف الحق رضوی ارشدی صاحب |
| دعائیہ کلمات | : | پیرابوالبرکات حضور محمد ارشد سبحانی صاحب قبلہ |
| نظرثانی | : | حضرت علامہ محمد عامر حسین مصباحی دارالعلوم نوریہ رضویہ رسول گنج عرف کوئلی |
| تقریظ | : | حضرت مفتی محمد الفاظ قریشی نجمی صاحب قبلہ کرناٹک |
| پروف ریڈنگ | : | حضرت حافظ وقاری مولانا محمد شکیل احمد جامعی اشرفی |
| | | حضرت حافظ وقاری مولانا محمد عقیل احمد جامعی اشرفی |
| سنہ اشاعت | : | ۱۴۴۱ھ بمطابق ۲۰۲۰ء |
| صفحات | : | ۹۲ |

# {نگارِاولین}

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ وعلی الك واصحابك یا حبیب اللہ ﷺ

وہابیہ، دیابنہ وغیرہ بدمذہب جو کہ ایمان وعقیدے کے لٹیرے ہیں، اسلامی بھیس اختیار کر کے اہلِ سنت وجماعت کے ایمان وعقیدہ پر ڈاکہ ڈال رہے ہیں، ان بدمذہبوں کی تردید پر قلم اٹھانے کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ انھوں نے اسلام اور اعمالِ اسلام کے نام پر اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے کی جس طرح سے ناپاک کوششیں کی ہیں۔ اور بہت حد تک کامیاب بھی ہوئے ہیں یہ بہت ہی افسوسناک ہے۔ عوامِ اہلِ سنت وجماعت (سنی صحیح العقیدہ مسلمان) جہالت ولاعلمی کی وجہ سے بدمذہبوں کا اسلامی لباس، ان کی نمازیں، روزہ، حج وزکوٰۃ وغیرہ اعمالِ اسلام کو دیکھ کر اور اُن کی میٹھی باتوں میں آکر اپنا ایمان وعقیدہ برباد کر رہے ہیں جبکہ اُنھیں ان کی خبر تک نہیں ہو پا رہی ہے، تو وقت کی اہم ضرورت ہے کہ وہابیہ دیابنہ کے عقائد کفریہ عوامِ اہلِ سنت وجماعت تک پہنچائے جائیں تاکہ عوامِ اہلِ سنت وجماعت وہابیوں اور دیوبندیوں کے اسلامی لباس اور ان کے اعمالِ اسلام کو دیکھ کر اُن کی میٹھی میٹھی باتوں کے جال میں نہ پھنسیں۔ اُن بدمذہبوں سے تنکا توڑ دور رہ کر اپنے ایمان وعقائد کی حفاظت کرتے رہیں، اس کتاب میں قارئین کرام علمائے وہابیہ ودیابنہ کی غارت گر ایمان عبارتیں پڑھ کر خود ہی فیصلہ کریں کہ وہابیہ دیابنہ نے کس طرح سے اہلِ سنت وجماعت کے ایمان وعقائد پر ڈاکہ ڈالنے کی ناپاک کوششیں کی ہیں۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

| سُونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے |
| --- |
| سونے والو! جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے |

اللہ عزوجل! وہابیہ دیابنہ کے فتنۂ عظیم سے اہلِ سنت وجماعت کی حفاظت فرمائے۔آمین

فقیر راقم الحروف حضرت علامہ ومولانا مفتی غلام ذی النورین الفریدی صاحب قبلہ مدظلہ العالی والنورانی سہرسہ، (بہار) حضرت علامہ ومولانا مفتی الفاظ قریشی نجمی صاحب قبلہ کرناٹکا اور حضرت العلام مولانا عامر حسین مصباحی صاحب قبلہ کی ذرہ نوازی اور کرم فرمائیوں کا تہِ دل سے متشکر ہے کہ انھوں نے اپنا قیمتی وقت نکال کر رہنمائی فرمائی اور مفید مشوروں سے نواز کر حوصلہ افزائی فرمائی۔

اللہ عزوجل اپنے حبیبِ پاک ﷺ کے صدقہ وطفیل ان کا سایۂ عاطفت تادیر قائم رکھے، انھیں ان کی دینی خدمات کا وہ صلہ عطا فرمائے جو اس کی شانِ کریمی کے مطابق ہو اور اس ناکارہ کو بھی دینِ متین کی خدماتِ جلیلہ کی توفیق بخشے۔آمین

اللہ عزوجل! کا بے پناہ شکر ہے کہ اب یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ مذکورہ بالا علمائے اہلِ سنت وجماعت کی نظرِ ثانی اور اصلاحات کی بنا پر امید ہے کہ اسے علمی حلقوں میں پذیرائی حاصل ہوگی اور قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا، دورانِ مطالعہ اگر کوئی خامی نظر آئے تو مطلع فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں اور اس بے مایہ کے قصورِ نظر پر محمول فرمائیں اور خوبیوں کو میرے اساتذہ، بزرگوں اور کرم فرماؤں کی دقّتِ نظر وژرف نگاہی کا نتیجہ سمجھیں۔

**وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد و آلہ واصحابہ اجمعین**

**فقط**


## ابو حامد محمد شریف الحق مدنی رضوی ارشدی

امام وخطیب نوری رضوی جامع مسجد وخادم دارالعلوم نوریہ رضویہ رسول گنج

عرف کوئلی، وایانان پور، ضلع سیتامڑھی بہار انڈیا

موبائل نمبر7654833082


۲۸/رجب المرجب ۱۴۴۱ھ

۲۴/مارچ ۲۰۲۰ء بروز سہ شنبہ

## {شرفِ انتساب}

آفاق میں پھیلے گی کب تک نہ مہک تیری

گھر گھر لئے پھرتی ہے پیغام صبا تیرا

عالم اسلام کی آفاقی وعبقری شخصیت سلطان العارفین، سید السالکین، تاج الاسلام والمسلمین قاضی القضاۃ فی الہند حضور تاج الشریعہ علامہ ومولانا حافظ وقاری مفتی **محمد اختر رضا خان** قادری ازہری بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اِس کتاب کا ایک ایک نقطہ منسوب کرتا ہوں۔

**گدائے بینوا**

ابوحامد محمد شریف الحق مدنی رضوی ارشدی

مؤرخہ

یکم رجب المرجب ۱۴۴۱ھ

مطابق ۲۷ رفروری ۲۰۲۰ء بروز جمعرات

# {ہدیہ تشکر}

میں مشکور ہوں جملہ اساتذۂ کرام کا بالخصوص حضرت علامہ ومولانا مفتی غلام ذی النورین الفریدی صاحب قبلہ مدظلہ العالی والنورانی سہرساوی، شیخ الحدیث وصدرالمدرسین جامعہ قادریہ مقصود العلوم بیکانیر راجستھان اور حضرت علامہ ومولانا مفتی الفاظ قریشی نجمی صاحب قبلہ مدظلہ العالی والنورانی کا جنھوں نے رد بدمذہباں پر خاص کر میری رہنمائی فرمائی اور بہت ساری دعاؤں سے نوازا۔

اللہ عزوجل! میرے جملہ اساتذہ وکرم فرماؤں، میرے والدین، میری اور جملہ مومنین ومومنات کی بے حساب مغفرت فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے، میرے قلم میں زورِ قوت عطا فرمائے کہ میں زیادہ سے زیادہ ردِّ بدمذہباں کرسکوں۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

**طالب دعا**

ابوحامد محمد شریف الحق مدنی رضوی ارشدی غفرلہٗ

# تقریظِ جلیل

خلیفۂ شہزادۂ قمر ملت، فخرِ دارالعلوم امام احمد رضا رتنا گیری حضرت العلام حضرت علامہ ومولانا
مفتی محمد الفاظ قریشی نجمی صاحب قبلہ مدظلہ العالی والنورانی کرناٹک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o الحمدللہ الذی فضلہ علی الجماعة والصلٰوة والسلام علی صاحب الشفاعة وآلہٖ وصحبہ اولی البراعة وسائر اھل السنة والجماعة۔

اہلِ اسلام کے نزدیک جو سب سے زیادہ عزیز اور بہت ہی زیادہ اہمیت وعظمت والی چیز ہے وہ ہے ایمان۔ خداوند کریم کا بے پناہ شکر ہے کہ اللہ رب العزت نے ہمیں مسلمان بنایا۔ مگر ہم میں سے کسی کے پاس اس بات کی ضمانت نہیں ہے کہ وہ مرتے دم تک مسلمان ہی رہے گا جس طرح بہت سارے کفار ایمان لائے اسی طرح متعدد مسلمانوں کا ایمان سے منحرف ہونا بھی ثابت ہے اور جو ایمان سے منحرف ہوکر کافر مرتد ہوکر مرے گا وہ ہمیشہ ہمیش جہنم کی آگ میں جلتا رہے گا فرمان باری تعالیٰ ہے۔

وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ

ترجمۂ کنز الایمان: اورتم میں جوکوئی اپنے دین سے پھرے، پھر کافر ہوکر مرے،توان لوگوں کا کیا اکارت گیا دنیا میں اور آخرت میں، اور وہ دوزخ والے ہیں، انھیں اس میں ہمیشہ رہنا۔ (قران مجید پارہ ۲ /سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۱۷)

لہذا معلوم ہوا کہ ایمان کی حفاظت جملہ فرائض سے بڑھ کر فرض ہے۔ اسی لیے میرے امام سیدی سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''جس کو سلبِ ایمان کا خوف نہ ہو نزع کے وقت اس کا ایمان سلب ہوجانے کا شدید خطرہ ہے''

(ملفوظات اعلی حضرت ص ۴۹۵)

اللہ اکبر اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ جس کو ایمان کے چلے جانے کا خوف نہ ہو بوقت انتقال اس کے ایمان کے چلے جانے کا سخت خطرہ ہے۔

الحاصل مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ ان تمام کاموں سے بچیں جو ایمان کے لیے خطرہ ہیں جن میں سے وہابی، دیوبندی، اہل حدیث، غیر مقلدین وغیرہ فرقہائے باطلہ کے ساتھ میل جول رکھنا بھی ہے۔

معزز قارئین کرام! اس پرفتن دور میں جہاں کثیر مسلمان مختلف معاصی و گناہوں کے دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں وہیں مسلمانان اہل سنت میں ایک ایسا بھیانک گناہ بڑی تیزی کے ساتھ عام ہورہا ہے جو ایمان و اسلام کے لیے زہر قاتل ہے اور وہ گناہ ہے وہابیوں ،دیوبندیوں، اہل حدیث وغیرہ باطل فرقوں کے ساتھ دوستی، ملنا جلنا، ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، ان کے یہاں آنا جانا، اپنی دعوتوں میں انہیں بلانا، ان کی دعوتوں میں شرکت کرنا اور ان سے

شادی بیاہ کرنا وغیرہ جس کی وجہ سے صلح کلیت کو زمانے میں بڑی تیزی کے ساتھ اپنا زہریلا پھن کھولنے کا موقع ملا جس کا زہر برق رفتاری کے ساتھ معاشرے میں سرایت کر رہا ہے۔ الغرض ان حالات میں اس امر کی نہایت ضرورت تھی کہ کوئی مردِ مجاہد اٹھ کھڑا ہو جو اللہ رب العزت کے فضل، رسول کریم کی اعانت، اولیاء اللہ کی روحانی مدد، سیدی سرکارِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہِ فیض اور اپنی بے پناہ علمی صلاحیتوں سے اس زہریلے پھن کو کچل کر معاشرے سے اس زہرِ قاتل کا صفایا کرے۔

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ نے اس عظیم کام کو انجام دینے کے لیے حضور خلیفۂ ارشد ملت، مجاہد اہل سنت، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت علامہ ومولانا ابو حامد محمد شریف الحق مدنی رضوی ارشدی صاحب قبلہ مدظلہ العالی خطیب وامام نوری رضوی جامع مسجد ومعلم دار العلوم نوریہ رضویہ رسول گنج عرف کوئلی وایا، نان پور ضلع سیتامڑھی بہار (انڈیا)) کا انتخاب فرمایا جنھوں نے بڑی محنت وکاوش کے ساتھ وہابیوں دیوبندیوں کے پیشواؤں کا ردبلیغ شاندار دلائل قاطعہ وحجج ساطعہ کے ساتھ کیا اور اپنی ہر بات پر اسلافِ کرام قدست اسرارہم کی عبارتوں کو رقم فرما کر اپنی اس کتابِ بافیض کو جامع ومانع بنایا بالخصوص وہابی اساطین اربعہ، اشرفعلی تھانوی، قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبیٹھوی جیسے گستاخ بے ادب مرتدوں کا تعاقب فرما کر ان کی ناپاک عبارات پر علمی بحث فرما کر اپنے نوکِ قلم سے ان وہابیوں کی گردنوں کو تن سے جدا کیا، ساتھ ہی ساتھ باطل فرقے والوں کے ساتھ دوستی، ملنا جلنا وغیرہ کے سخت حرام وناجائز ہونے پر نہایت بہترین احادیث قلم بند کیا ہے۔

امید ہے کہ اس کتاب کو سنجیدگی کے ساتھ جو بھی صلح کلیت پسند پڑھے گا وہ ضرور ان جہنمی کتوں سے دور رہ کر اپنے ایمان کو خطرے میں ڈالنے سے بچائے گا۔اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ رب قدیر اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقہ وطفیل اس کتاب سے مسلمانوں کو مستفید و مستنیر ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین یارب العالمین

احقر العباد محمد الفاظ قریشی نجمی سرا کرناٹک )

# {دعائیہ کلمات}

خلیفۂ مجاز فیض یافتگان خُلفائے اعلیٰ حضرت، عاشق غوثُ الورٰی، بے تاج بادشاہ، غیظُ الوہابیّہ ارشدُ السّالکین، ارشدُ المشائخ، اسیر تحفّظِ ناموسِ رسالت مآب ﷺ

حضور ارشدِ ملّت **حضرت مولانا پیر ابُوالبرکات محمدارشدسُبحانی مدظلہ النُّورانی (پاکستان)**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مُجاہدِ مسلکِ اعلیٰ حضرت، سیفِ حضور تاجُ الشریعہ، شریفِ ملّت، **حضرت مولاناالشّاہ محمّدشریفُ الحق مَدنی رضوی ارشدی مدظلہ العالی** مذہبِ حق اہلِ سنت کے ایک مایہ نازعالمِ دین ہیں، بہترین مبلغ ومُصنّف اور بیباک ونڈر ترجمان و پاسبان ہیں، مسلک اعلیٰ حضرت کے فروغ کے لیے شب وروز کوشاں رہتے ہیں۔ مذاہبِ باطلہ بالخصوص روافض وخوارج شتر بے مہار وخراسانی حمار، غیر مقلدین، دیوبندیوں، وہابیّوں، نجدیوں، بستر بند تبلیغیوں، ناصبیوں، شیعوں، مرزائیوں، قادیانیوں وغیرہ کی خوب تردیدِ شدید فرماتے ہیں۔ راقم السطور (**فقیر ابُوالبرکات محمد ارشد سُبحانی عفی عنہ**) نے حضرت شریف ملّت دام ظلہ کو اپنے اکابر ومؤقر مشائخِ عظام کی عطا فرمودہ تمام اسانیدِ سلاسلِ طریقت کی خصوصی اجازت وخلافت بھی دی ہے تا کہ وہ زیادہ سے زیادہ مسلک اعلیٰ حضرت کو فروغ دیں اور سلاسلِ طریقت بالخصوص طریقۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ سُبحانیہ کی ترویج واشاعت بھی فرماتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ عزوجل ہم سب کو مذہبِ حقّ اہلِ سنت، مسلک اعلیٰ حضرت پر سدا قائم رکھے

اورخاتمہ بر ایمان، جنّتُ البقیع شریف میں مدفن، بے حساب حتمی مغفرت اور پیارے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کا جنّتُ الفردوس میں قُربِ خاص نصیب فرمائے۔

آمین ثُمّ آمین بجاہِ النّبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین

**فقط والسّلام**

خیر ختام مدینے پاک کا بھکاری گدائے کُوئے عاشقاں، غبارراہِ صاحب دلاں، سگ کوچۂ درویشاں، خلیفۂ مجاز فیض یافتگان خلفاء سرکار اعلیٰ حضرت،

**فقیر عبدُ المصطفیٰ ابُو البرکات محمّد ارشد سُبحانی غفرلہ**

**خاک نشین تلوکرانوالہ شریف فاضل تحصیل کلورکوٹ**

**ضلع بھکر پنجاب پاکستان**

## {تعلیمات تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ}

جہاں میں عام پیغام شہ احمد رضا کردیں
پلٹ کر پیچھے دیکھیں پھر سے تجدید وفا کردیں

نبی سے جو ہو بیگانہ اسے دل سے جدا کردیں
پدر مادر برادر مال وجاں ان پرفدا کردیں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

## فرضیّتِ تکفیر کا مسئلہ

کسی کلمہ گو آدمی کو کافر کہنے کے بارے میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سخت احتیاط فرماتے تھے اسی کمال احتیاط کے باعث مولوی اسمٰعیل دہلوی کے ستر ۷۰ رکفریاتِ لزومی شمار فرما کر بھی ان کی تکفیر سے (کفِ لِسانْ) فرمایا، شدتِ احتیاط کا یہ عالم تھا کہ "سبحٰن السبوح" جو ۱۳۰۷ھ کی تصنیف ہے اس میں مولوی رشید احمد گنگوہی وغیرہ پیشوائے وہابیہ کے عقیدۂ باطلہ "امکانِ کذب" کا ردوابطال فرماتے ہوئے ان پر اٹھتر ۷۸ روجہ سے لزومِ کفر ثابت کرنے کے باوجود ان کے کافر ومرتد ہونے کا آپ نے فتویٰ نہیں دیا بلکہ صرف بدمذہب اور گمراہ قرار دینے پر اکتفاء فرمایا چنانچہ آپ "سبحٰن السبوح" ص ۸۰ / میں لکھتے ہیں۔

حاش للہ ہزار بار حاش للہ

میں ہرگز ان کی تکفیر (یعنی مولوی گنگوہی وغیرہ کو کافر کہنا) پسند نہیں کرتا۔ان مقتدیوں یعنی مدعیانِ

جدید (مولوی گنگوہی وغیرہ) کوتو ابھی تک مسلمان ہی جانتا ہوں اگرچہ ان کی بدعت وضلالت یعنی ان کے بدمذہب وگمراہ ہونے میں شک نہیں۔

لیکن جب اس کے بعد پیشوایانِ وہابیہ مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی خلیل احمد انبیٹھی، مولوی قاسم نانوتوی، اور مولوی اشرف علی تھانوی کی جانب سے ضروریاتِ دین کا انکار اور بارگاہ احدیت وسرکار رسالت میں صریح متعین التزامی گالیوں کا اظہار انھیں کی مطبوعہ کتابوں اور تحریروں کے ذریعہ شائع ہوا تو اب شرعی تقاضا یہی تھا کہ ان منکرینِ ضروریاتِ دین کو کافر و مرتد کہا جائے، چنانچہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتاب (المعتمد المستند) میں پیشوایانِ وہابیہ کی عباراتِ کفریہ، قطعیہ، التزامیہ پر تفصیلی بحث تحریر کی اور اپنا نیز عوام مسلمین کا ایمان بچانے کے لئے بحکمِ شریعتِ اسلامیہ مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی خلیل احمد انبیٹھوی، مولوی قاسم نانوتوی، اور مولوی اشرف علی تھانوی کے کافر ومرتد ہونے کا فتویٰ دیا جو ۱۳۲۱ھ میں پٹنہ سے چھپ کر شائع ہوا۔

**حاشیہ:۔** "(**کف لِسَانْ**)" اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مولوی اسمٰعیل دہلوی کی تکفیر سے جو کف لسان فرمایا ہے اس پر علمائے وہابیہ کفر لزومی وکفر التزامی، کفر صریح بمعنی متعین وکفر صریح بمعنی متبیّن کے مابین اور یوں ہی مذہب عامۂ فقہاء ومسلکِ محققین فقہاء ومتکلمین کے درمیان فرق وامتیاز سمجھ نہ سکنے کی وجہ سے طرح طرح کے جاہلانہ اعتراضات کرتے ہیں "**الکوکبة الشهابيه**" جس کی بحثیں فقہی مسلک پر ہیں اور تمہید ایمان جس کے مباحث کلامی انداز پر ہیں ان دونوں کتابوں کی عبارات میں تناقض پیدا کر کے عوام کو یوں مغالطہ دیتے ہیں کہ مولانا احمد رضا نے اسمٰعیل دہلوی کو اقوال کفریہ کا قائل مانتے ہوئے

بھی ان کی تکفیر سے کفّ لسان کیا اور ان کو مسلمان لکھا جس کا معنی یہ ہے کہ ایک کافر کو مسلمان لکھ کر مولانا احمد رضا خود کافر ہو گئے۔

خالص علمی مسائل میں بھینس جیسا دماغ رکھنے والے اور عیاری و مکاری میں لومڑی جیسی چال چلنے والے علمائے وہابیہ کفِ لسان کے سلسلہ میں جس قدر پُرفریب اعتراضات کرتے ہیں ان کا تفصیلی و تحقیقی جواب تو حضرات قارئین **"الموت الاحمر، العذاب الشدید، برقِ خداوندی"** میں ملاحظہ فرمائیں۔

یہاں مختصر جواب یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے **"الکوکبة الشهابیه"** میں اسمٰعیل دہلوی کے کثیر اقوال کفریہ لزومیہ کے سبب ان کی تکفیر فقہی کی ہے یعنی عامۂ فقہاء کے مسلک پر ان کو کافر و مرتد قرار دیا اور خود مسلک محققین فقہاء و متکلمین اختیار کرتے ہوئے شبہ فی الکلام و شبہ فی المتکلم کے باعث احتیاط کے پیش نظر ان کی تکفیر کلامی سے کف لسان فرمایا ہے لیکن ان کو مسلمان بھی نہیں لکھا ہے۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اسمٰعیل دہلوی کا معاملہ یزید پلید کے مثل ہے کہ جس طرح گزشتہ علمائے محتاطین نے یزید کی تکفیر سے کف لسان کو مناسب جانا یوں ہی اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ علمائے اسلام نے اسمٰعیل دہلوی کی تکفیر سے سکوت پسند کیا جس کا معنی یہ ہے کہ یزید کی طرح اسمٰعیل دہلوی کو کافر نہ کہا جائے کیونکہ کہا جاتا ہے کہ مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اپنے اقوالِ کفریہ سے توبہ کر لی تھی اور ان کو مسلمان بھی نہ کہا جائے اس لئے کہ ان کی شہرتِ توبہ کا ثبوتِ شرعی نہیں ہے، حاصل یہ ہے کہ ان حالات کے پیش نظر اسمٰعیل دہلوی کے بارے میں

توقف ہی مناسب ہے۔ ہاں ان کے اقوال کفریہ مندرجہ تقویۃ الایمان وصراط مستقیم وغیرہ کو اقوال کفریہ ہی کہا جائے گا اور جب اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسمٰعیل دہلوی کو مسلمان لکھا ہی نہیں تو پھر یہ کہنا کہ ''مولانا احمد رضا (معاذ اللہ تعالیٰ) خود اپنے فتویٰ سے کافر ہو گئے'' صرف اپنی کور دماغی اور سیاہ قلبی کا ثبوت دینا ہے اور بس۔ (ماخوذ از سوانح اعلیٰ حضرت)

## {فرضیّتِ تکفیر کا دوسرا مسئلہ}

کن وجوہات واسباب کی بنیاد پر تکفیر فرضِ قطعی ہوتی ہے، اس سلسلے میں خود پیشوائے وہابیہ مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی ناظمِ تعلیماتِ مدرسہ دیوبند نے اپنی کتاب "**اشدالعذاب**" میں نہایت تفصیل سے گفتگو کی ہے،ہم ذیل میں وہابیوں پر اتمام حجّت کے لئے مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی صاحب کی تصنیف 'اشدالعذاب' سے چار عبارتیں نقل کرتے ہیں جن کا مسئلہ تکفیر کی فرضیت سے بڑا گہرا تعلق ہے۔

(۱) جب ایک شخص نے قطعاً یقیناً ایک ضروری دین کا انکار کیا اور وہ انکار محقق ہو گیا تو اب اس کو کافر نہ کہنا خود بے احتیاطی سے کافر و مرتد ہونا ہے۔

(اشدالعذاب صفحہ ۹/)

(۲) جیسے کسی مسلمان کو اقرارِ توحید ورسالت وغیرہ عقائدِ اسلامیہ کی وجہ سے کافر کہنا کفر ہے کیونکہ اس نے اسلام کو کفر بنایا اسی طرح کسی کو عقائدِ کفریہ کے باوجود مسلمان کہنا بھی کفر ہے، کیونکہ اس نے کفر کو اسلام بنایا، حالانکہ کفر کفر ہے اور اسلام اسلام ہے۔اس مسئلہ کو مسلمان خوب اچھی طرح سے سمجھ لیں، اکثر لوگ اس میں احتیاط کرتے ہیں حالانکہ احتیاط یہی ہے کہ جو منکرِ ضروری دین ہو اسے کافر کہا جائے کیا منافقین توحید ورسالت کا اقرار نہ کرتے تھے پانچوں وقت قبلہ کی طرف نماز نہ پڑھتے تھے مسیلمہ کذاب وغیرہ مدعیانِ نبوت اہل قبلہ نہ تھے (کیا) انھیں بھی مسلمان کہو گے؟

اہلِ قبلہ کے یہی معنیٰ ہیں کہ تمام ضروریاتِ دین کو تسلیم کرتا ہو ورنہ پھر دیانند، سرستی، شردھانند جی اور گاندھی جی نے کیا قصور کیا ہے۔

(اشدالعذاب صفحہ ۹، ۱۰)

(۳) جو نماز اور روزہ بھی ادا کرتا ہے اور تبلیغِ اسلام ہندوستان ہی میں نہیں (بلکہ) تمام یورپ کی خاک چھانتا ہو بلکہ فرض کرو کہ اس کی سعی اور کوشش سے تمام یورپ کو اللہ تعالیٰ حقیقی ایمان واسلام بھی عنایت فرمادے مگر اس دعوی اسلام وایمان اور سعیِ بلیغ اور کوشش وسیع کے ساتھ انبیاء علیہم السلام کو گالیاں دیتا ہو، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء بمعنی آخرالانبیاء نہ جانتا ہو، اللہ تعالیٰ کو معاذ اللہ جھوٹا جانتا ہو یا اور ضروریاتِ دین کا انکار کرے وہ قطعًا یقینًا تمام مسلمانوں کے نزدیک مرتد ہے کافر ہے اس کی مثال ایسی ہے جس کو کسی دیوانے کتے نے کاٹ لیا ہو، اوراس کا زہر اس کے رگ وریشہ میں سرایت کر چکا ہو، اور ہڑک اٹھ چکی ہو، وہ تمام دنیا کو چاہے سیراب کردے تمام ہندوستان کے دریا اور نہریں اسی کے قدموں کے نیچے سے بہتی ہوں، مگر اس بدنصیب کو ایک قطرہ پانی کا نصیب نہیں ہوسکتا وہ دنیا کو سیراب کرے مگر خود تشنہ کام ہی دنیا سے رخصت ہوگا (**ان اللّٰہ لیؤید ہذالدین بالرجل الفاجر**) دین کے کام کرنے سے مغرور نہ ہونا چاہئے قابل لحاظ یہ ہے کہ وہ خود بھی مسلمان ہے یا نہیں؟

(اشدالعذاب صفحہ ۱۵)

(۴) انبیاء علیہم السلام کی تعظیم کرنی اور توہین نہ کرنا ضروریاتِ دین سے ہے۔

(اشدالعذاب صفحہ ۹)

دیوبندیوں کے پیشوا مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی کی مذکورہ بالا عبارتوں سے مندرجہ ذیل باتیں کھلے طور پر ثابت ہوئیں۔

(۱) حضور سرورِ کائنات فخر موجودات جناب محمد رسول اللہ ﷺ اور دیگر انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم ضروریاتِ دین سے ہے لہٰذا جس جاہل، عالم، مفتی، محدث، قاسم العلوم والخیرات، حکیم الامت، واعظ اور مبلغ نے حضور ﷺ یا کسی نبی کی شان میں گستاخی اور توہین کی وہ ضروریِ دین کا منکر ہو کر کافر و مرتد ہے۔

(۲) اہلِ قبلہ سے مراد صرف وہی لوگ ہیں جو تمام ضروریاتِ دین کو تسلیم کرتے ہیں، لہٰذا جو شخص کسی ایک ضروریِ دین کا منکر ہو جائے وہ پانچوں وقت کعبہ کی طرف نماز پڑھنے کے باوجود شرعی معیار کے مطابق اہل قبلہ سے نہیں بلکہ کافر و مرتد ہے۔

(۳) جو شخص صرف ایک ضروریِ دین کا منکر ہو تو احتیاط اسی بات میں ہے کہ اس کو کافر و مرتد کہا جائے۔

(۴) جس شخص کے متعلق واقعی طور پر ثابت ہو گیا کہ وہ کسی ضروریِ دین کا منکر ہے تو اب اس کو کافر نہ کہنا بے احتیاطی سے خود کافر ہونا ہے۔

(۵) جو عالم قاسم العلوم والخیرات ہو اور حضور سرورِ کائنات فخر موجودات جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بھی جانتا ہو لیکن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آخری نبی نہ مانتا ہو وہ تمام مسلمانوں کے نزدیک کافر و مرتد ہے۔

(۶) جس عالم کی تبلیغ وہدایت کی بدولت اللہ تعالیٰ ہندوستان والوں کو حقیقی ایمان واسلام عطا فرمادے وہ بھی تمام مسلمانوں کے نزدیک کافر و مرتد ہے جب کہ کسی ضروریِ دین کا منکر ہو۔

(۷)　　کوئی شخص خواہ بڑے سے بڑا محدّث اور مفتی ہی کیوں نہ ہوا گر وہ اللہ تعالیٰ کو جھوٹ بولنے والا جانتا ہے تو وہ تمام مسلمانوں کے نزدیک کافر و مرتد ہے۔

(۸)　　جو عالم قرآن وحدیث کو پھیلا کر پورے ہندوستان والوں کو علوم دینیہ سے آراستہ ومزّین کر چکا ہوا گر وہ نبی کونین ﷺ کی شانِ پاک میں توہین و گستاخی کرنے کا مرتکب رہا تو وہ خود دنیا سے بے دین ہو کر ہی جائے گا۔

(۹)　　ضروریِ دین کا منکر اگر ہندوستان کے گوشے گوشے میں اسلام کی تبلیغ کرے قرآن وحدیث کی اشاعت کرے تعلیمات اسلامیہ کو پھیلائے تو یہ سب باتیں اس کو کافر و مرتد ہونے سے ہرگز نہیں بچا سکتیں اگر وہ بلا توبہ مرگیا تو دنیا سے بے دین ہو کر رخصت ہوا۔

**نوٹ**:۔اب آیئے پیشوایانِ وہابیہ کی عبارتوں کو پڑھئے اور خود فیصلہ کیجئے کہ پیشوایانِ وہابیہ نے اپنی کتابوں کی ناپاک عبارتوں میں ضروریات دین کا انکار کیا ہے یا نہیں؟ اور ان ناپاک عبارتوں کے لکھنے والے مولوی کافر و مرتد ہیں یا نہیں؟

☆☆☆☆☆

## {ختم نبوت کا انکار}

وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبنداپنی کتاب تحذیرالناس میں خاتم الانبیاء بمعنی آخرالانبیاء کا صریح کھلّم کھلاّ طور پرانکار کرتے ہوئے لکھا ہے۔

''بعد حمد وصلوٰۃ کے قبل عرض جواب یہ گزارش ہے کہ اول معنی خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئیں تاکہ فہم جواب میں کچھ دقّت نہ ہوسوعوام (یعنی ناسمجھ لوگوں) کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنیٰ ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم (سمجھدار لوگوں) پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔'' (تحذیرالناس صفحہ ۳) **معاذاللہ صد بار معاذاللہ**

**نوٹ:** صلعم لکھنا حرام ہے،ہم اہلِ سنت وجماعت اس کے بجائے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھتے ہیں۔

دیوبندیوں کے پیشوا مولوی قاسم نانوتوی کی مندرجہ بالا عبارت کا صاف وصریح واضح اور کھلّم کھلاّ مطلب یہی ہے کہ خاتم النبیین کا یہ معنیٰ سمجھنا کہ حضور سرورِ کائنات فخر موجودات جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخری نبی ہیں یہ تو ناسمجھ لوگوں کا خیال ہے سمجھدار لوگوں کے نزدیک یہ معنیٰ غلط ہے کیونکہ زمانے کے لحاظ سے سب سے پہلے یا سب سے پیچھے ہونا اپنی ذات کے اندر کوئی خوبی اور فضیلت کی بات نہیں۔

چودہ سو سال سے لیکر اب تک تمام اگلے پچھلے اولیاء وعلماء وعوامِ اہل اسلام کا اس بات پر اجماع واتفاق رہا ہے کہ آیتِ کریمہ میں خاتم النبیین کے صرف یہی معنیٰ ہیں کہ حضور ﷺ سب سے پچھلے نبی ہیں یہی معنی تمام ائمۂ اسلام،صوفیائے عظام،متکلمین فخام،فقہاءِ اعلام،مفسرین عالی مقام

نے بتائے یہی معنیٰ صحابۂ کرام نے تابعین کو سمجھایا بلکہ یہی معنی خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سینکڑوں حدیثوں میں ارشاد فرمائے۔

اسی لئے تو حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

| کیجئے یادِ ختام الانبیاء | | ختم یوں ہر رنج والفت کیجئے |
|---|---|---|

علامہ ابن نجیم الاشباہ والنظائر میں تحریر فرماتے ہیں "**اذا لم یعرف ان محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم اٰخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات**"

**ترجمہ:**۔ یعنی کوئی شخص جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آخری نبی نہ جانے تو وہ مسلمان نہیں، کیونکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آخری نبی ماننا ضروریات دین میں سے ہے۔

(الاشباہ والنظائر مع حموی صفحہ ۲۶۷)

خود مفتیِ دیوبند مولوی محمد شفیع دیوبندی اپنے رسالہ ہدیۃ المہدین صفحہ ۲۱ میں لکھا ہے کہ "**ان اللغۃ العربیۃ حاکمۃ بان معنی خاتم النبیین فی الاٰیۃ ھو اٰخر لا غیر**"

**ترجمہ:**۔ بے شک عربی زبان کا اٹل فیصلہ ہے کہ آیتِ کریمہ کے اندر خاتم النبیین کا معنی صرف آخرالانبیاء ہے دوسرا کوئی معنی نہیں۔

یہی مفتیٔ دیوبند دوسری جگہ لکھتا ہے کہ "**اجمعت علیہ الامۃ فیکفر مدعی خلافہ ویقتل ان اصر**"

**ترجمہ:**۔ امت محمدیہ کا خاتم الانبیاء کے اس معنی پر اجماع و اتفاق ہے لہذا خاتم الانبیاء کا دوسرا معنی گڑھنے والا کافر قرار پائے گا اور اپنے گڑھے ہوئے معنیٰ پر اصرار کرے وہ قتل کیا جائے گا۔

مذکورہ بالا حوالوں نے روزِ روشن کی طرح عیاں کر دیا کہ خاتم النبیین کا معنی صِرف آخرالانبیاء ہے یعنی حضور ﷺ کا زمانہ انبیائے سابقین کے زمانے کے بعد ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب میں آخری نبی ہیں، اور یہ معنی ضروریاتِ دین میں سے ہے، نیز جو شخص اس معنیٰ کے علاوہ دوسرا معنیٰ بتائے وہ کافر و مرتد ہے، مولوی قاسم نانوتوی نے اس اجماعی، اتفاقی اور دینی معنیٰ کا انکار کرتے ہوئے قرآن مجید، حدیث شریف اور لغت عربی کے خلاف خاتم النبیین کا ایک نیا معنیٰ خاتمِ ذاتی گڑھا ہے اور تحذیر الناس میں سارا زور اسی نئے معنیٰ کو ثابت کرنے کے لئے خرچ کیا۔

چنانچہ مولوی قاسم نانوتوی تحذیر الناس میں دوسری جگہ لکھا ہے ''بلکہ بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔

(تحذیر الناس صفحہ ۲۸)

تحذیر الناس کی اس عبارت نے صاف فیصلہ کر دیا کہ اگر مولوی قاسم نانوتوی کے نزدیک خاتمیت محمدی کا یہ معنی ہوتا کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا تو کس طرح وہ جائز مانتے کہ حضور ﷺ کے بعد نیا نبی پیدا ہونے سے خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ ظاہر سی بات ہے کہ اگر فرض کر لیا جائے کہ حضور ﷺ کے بعد بھی دوسرا نبی پیدا ہو سکتا ہے تو پھر حضور ﷺ آخرالانبیاء کیسے قرار پائیں گے حضور ﷺ کے بعد بھی نئے نبی کے پیدا ہونے کو فرض کرنا کھلے طور پر بتا رہا ہے کہ مولوی قاسم نانوتوی کے نزدیک خاتمیت محمدی کا معنی ختم زمانی نہیں بلکہ ختم ذاتی ہے، لہٰذا ان حقائق سے ثابت ہو گیا کہ مولوی قاسم نانوتوی خاتم الانبیاء بمعنی آخرالانبیاء کا انکار کر کے ایک ضروریِ دین کے منکر ہوئے، اور بحکم شریعت اسلامیہ و بشہادتِ مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی اور بہ فتویٰ مولوی شفیع دیوبندی کافر و مرتد ہوئے، مولوی قاسم کا عالم و محدِّث ہونا قاسم العلوم

والخیرات کہلانا، مدرسہ دیوبند کا بانی ہونا تبلیغ اسلام میں کوشش کرنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعت شریف میں لمبے چوڑے قصائد لکھنا ان کو کافر و مرتد ہونے سے ہرگز ہرگز بچا نہیں سکتا ہے۔

دیوبندیوں کے صدرالمدرسین مولوی حسین احمد ٹانڈوی تحذیر الناس کی الجھی زلفیں سنوارنے اور منکر ضروری دین مولوی قاسم کو مسلمان ظاہر کرنے کے لئے یوں تحریر کرتے ہیں کہ

''حضرت مولانا (قاسم نانوتوی) صاحب صاف طور پر تحریر فرمارہے ہیں کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آخرالنبیین ہونے کا منکر ہو اور یہ کہے کہ آپ کا زمانہ سب انبیاء کے زمانے کے بعد نہیں بلکہ آپ کے بعد اور کوئی نبی آسکتا ہے وہ کافر ہے۔''

(شہاب ثاقب صفحہ ۸۹)

ٹانڈوی شیخِ دیوبند نے عبارتِ مذکورہ لکھ کر عام قارئین کو یہ تأثر دینا چاہا ہے کہ جب ہمارے مولانا نانوتوی اہلِ حق کی موافقت کرتے ہوئے خود ہی فتویٰ دے رہے ہیں کہ عقیدۂ ختم نبوت زمانی کا منکر کافر ہے تو پھر مولوی نانوتوی کو اس عقیدۂ دینیہ کا منکر قرار دینا کیونکر درست ہوگا یہ فتویٰ تو اس امر پر شاہد عدل ہے کہ مولوی نانوتوی عقیدہ ختم نبوت زمانی کا صاف اقرار کرتے ہیں تو پھر ایسی صورت میں مولوی قاسم نانوتوی کو منکر ختم نبوت قرار دیکر ان پر کفر وارتداد کا فتویٰ دینا بالکل غلط ہے لیکن ملّائے ٹانڈوی کو جوش حمایت میں یہ ہوش نہ رہ گیا کہ جس عبارت کو انہوں نے اپنے پیشوا نانوتوی کی صفائی میں پیش کی ہے اس نے ملّا قاسم کی مٹی اور پلید کردی تفصیل ہم سے سنئے قرآن حکیم میں اللہ رب العزت جل شانہ ارشاد فرماتا ہے ''اِذَا جَاءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ط وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ'' (پارہ ۲۸ سورہ منافقون)

**ترجمہ:** ۔یعنی اے پیارے مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب منافقین تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں کہتے

ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور بے شک یقیناً اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ واقعی تم اللہ کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافقین ضرور جھوٹے ہیں۔

صاف صاف واشگاف لفظوں میں اقرار رسالت کے باوجود منافقین کو قرآن پاک نے قطعی جھوٹا قرار دیا اور ان کے کاذب ہونے کا اعلان کیا۔ قابل غور امر یہ ہے کہ سچا، کھرا، حق کلمہ بولنے والے منافقین کو دروغ گو، کاذب، جھوٹا ٹھہرایا گیا کیوں؟ صرف اس لئے کہ منافقین منکرینِ رسالت تھے سرکار مصطفیٰ ﷺ کی نبوت کو مانتے نہ تھے دھوکا دینے کے لئے عقیدۂ رسالت کا صرف زبانی اقرار کرتے تھے تو جس طرح عقیدۂ رسالت کے اقرار میں منافقین قطعی کاذب تھے، یوں ہی منکرینِ ختم نبوت کے پیشوا مولوی قاسم نانوتوی صاحب عقیدہ ختم نبوت زمانی کے اقرار میں ضرور جھوٹے ہیں کیوں؟ اس لئے کہ ملّا نانوتوی صاحب عقیدہ ختم نبوت زمانی کے منکر ہیں سرکارِ مصطفیٰ ﷺ کو خاتم النبیین بمعنی آخر الانبیاء نہیں مانتے۔ اور رہا نانوتوی کا بحوالہ شہاب ثاقب یہ فتویٰ کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کے آخر النبیین ہونے کا منکر ہو وہ کافر ہے۔

تو فتویٰ یقیناً حق ہے لیکن فتویٰ دینے والے ملّا نانوتوی قطعاً جھوٹے ہیں اس لئے کہ اگر نانوتوی کا یہ اعتقاد ہوتا کہ سرکارِ مصطفیٰ ﷺ آخری نبی ہیں، آپ ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہوسکتا تو وہ تحذیر الناس کیوں کر تصنیف کرتے؟ خاتم النبیین کا نیا معنی کیوں گڑھتے؟ تحذیر الناس صفحہ ۳؍ میں عقیدہ دینیہ ضروریہ ختم نبوت زمانی کو عوام جاہلوں کا خیال کیوں قرار دیتے؟ تحذیر الناس صفحہ ۲۸؍ میں حضور سرورِ کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد نیا نبی پیدا ہونے کو جائز کیوں مانتے؟

ان سب امور سے واضح طور پر یہ ثابت ہوگیا کہ مولوی نانوتوی نے اہل حق کی موافقت

کر کے خود اپنی ذات پر کفر وارتداد کا فتویٰ دیا ہے لہٰذا نانوتوی کو کافر ومرتد ثابت کرنے کے سلسلے میں ہمیں کسی دوسری دلیل اور حوالہ پیش کرنے کی ضرورت نہ رہ گئی شہابِ ثاقب صفحہ ۸۹ر کی عبارت کا صرف حوالہ دے دینا کافی ہے۔

یہ اطمینان حاصل کرنے کے لئے کہ ملّا نانوتوی نے عقیدۂ ختمِ نبوت زمانی کا انکار کرنے اور خاتم النبیین کا نیا معنیٰ گڑھنے کی خاطر کتاب تحذیر الناس تصنیف کی ہے ناظرین حضرات ذیل کا حوالہ ملاحظہ کریں۔

دیوبندیوں کے حکیم الامت پیشوائے وہابیت مولوی اشرف علی تھانوی نے لکھا ہے جس وقت مولانا قاسم نانوتوی نے تحذیر الناس لکھی ہے کسی نے ہندوستان بھر میں مولانا کے ساتھ موافقت نہیں کی بجز مولانا عبدالحی کے۔

(الافاضات الیومیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۸۰ر زیر ملفوظ صفحہ ۹۲۷)

تھانوی کی صاف صاف بے پھیر پھار گواہی نے ثابت کر دیا کہ مولوی نانوتوی نے اپنی تصنیف تحذیر الناس میں عقیدہ دینیہ ختم نبوت زمانی کا ایسا کھلا انکار کیا تھا جس کے باعث ان کے زمانے کے علمائے دیوبند بھی ان کے صریح کفر کی موافقت نہ کر سکے لیکن بعد میں شخصیت پرستی کے جذبۂ باطل نے مولوی حسین احمد ٹانڈوی، منظور احمد سنبھلی، مرتضیٰ حسن دربھنگی اور خود مولوی اشرف علی تھانوی نیز بقیہ سارے علمائے دیوبند کو تحذیر الناس کی موافقت پر مجبور کر دیا ہے۔

# {رشید احمد گنگوہی کا باطل عقیدہ}

وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی سے سوال ہوا کہ ایک شخص وقوعِ کذبِ باری تعالیٰ کا قائل ہے یعنی معاذ اللہ وہ کہتا ہے کہ خدائے تعالیٰ جھوٹ بولا تو ایسا شخص مسلمان ہے یا کافر اور مسلمان ہے تو بدمذہب ہے یا گمراہ یا وقوعِ کذبِ باری تعالیٰ تسلیم کرنے کے باوجود سنی ہے۔ بینوا توجروا

تو مولوی رشید احمد گنگوہی نے جواب دیتے ہوئے فتویٰ دیا کہ ''اگرچہ اس شخص نے تاویل آیات میں خطا کی مگر تاہم اس کو کافر کہنا یا بدعتی ضال (بدمذہب گمراہ) کہنا نہ چاہئے کیونکہ وقوع خلف وعید کو جماعتِ کثیرہ علمائے سلف کی قبول کرتی ہے، خلف وعید خاص ہے اور کذب عام ہے، کیونکہ کذب بولتے ہیں قول خلاف واقع کو سو وہ گاہ وعید ہوتا ہے گاہ وعدہ گاہ خبر اور سب کذب کے انواع ہیں اور وجود نوع کا وجود جنس کو مستلزم ہے انسان اگر ہوگا تو حیوان بالضرور موجود ہووے گا لہٰذا وقوعِ کذب کے معنی درست ہو گئے اگرچہ بضمن کسی فرد کے ہو پس بناء علیہ اس شخص کو کوئی سخت کلمہ نہ کہنا چاہئے۔

(ماخوذ از فتویٰ دستخطی گنگوہی بحوالہ ردشہاب ثاقب صفحہ ۲۸۶)

اس فتویٰ کا صاف وصریح مطلب یہی ہے کہ جو شخص کہے کہ خدا جھوٹ بولا خدا جھوٹا ہے (معاذ اللہ) وہ مولوی رشید احمد گنگوہی کے نزدیک سنی مسلمان ہے اس کو کوئی سخت بات نہ کہنی چاہئے پھر مولوی رشید احمد گنگوہی نے اپنی ایک دلیلِ باطل سے مان بھی لیا کہ وقوعِ کذب باری تعالیٰ کے معنیٰ درست ہو گئے یعنی یہ بات ٹھیک ہو گئی کہ خدا جھوٹا ہے۔ (معاذ اللہ تعالیٰ)

اللہ تعالیٰ کو وجوبی طور پر سچا اور صادق ماننا ضروریاتِ دین میں سے ہے لہٰذا وہابیوں اور

دیو بندیوں کے پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی اس ضروریِ دین کے منکر ہوکر بحکمِ شریعتِ اسلامیہ کافر ومرتد ہوئے ،مولوی رشید احمد گنگوہی کا مفتی ومحدّث ہونا، ان کا مخدوم الکل اور مَطاع العالم بننا ،اسلام کی اشاعت کے لئے کتابیں لکھنا اور حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کا خلیفہ کہلانا ان کو کافر ومرتد ہونے سے ہرگز بَری نہیں کرسکتا۔ واضح ہو کہ کے پیشوائے وہابیہ ودیابنہ مولوی رشید احمد گنگوہی کا یہ فتویٰ جب ماہِ ربیع الاٰخر ۱۳۰۸؁ھ مطابق ۱۸۹۰؁ء عیسوی میں میرٹھ سے چھپ کر شائع ہوا تو ملک بھر میں اس کے خلاف بڑی ہلچل مچی اس پر ہر طرف سے اعتراضات شروع ہوئے ،مولانا نذیر احمد خاں صاحب رامپوری ثم احمد آبادی نے وقوعِ کذبِ باری تعالیٰ ماننے کے سبب مولوی رشید احمد گنگوہی پر کفر کا فتویٰ دیا جو ۱۳۰۹؁ھ میں مطبع خیر المطابع میرٹھ سے چھپ کر شائع ہوا ،مولوی رشید احمد گنگوہی کے اس ایمان سوز فتویٰ کے رد میں ایک رسالہ ''صیانۃ الناس''،مطبع حدیقۃ العلوم میرٹھ سے چھپ کر شائع ہوا پھر ان کا یہی فتویٰ مع ردبلیغ ۱۳۱۸؁ھ میں مطبع گلزار حسنی تحفہ ممبئ سے چھپ کر شائع ہوا، پھر یہی فتویٰ مع ردقاہر ۱۳۲۰؁ھ میں مطبع تحفۂ حنفیہ پٹنہ سے چھپ کر شائع ہوا، مسلسل پندرہ سالوں تک مولوی رشید احمد گنگوہی اپنے کافر ومرتد ہونے کا اعلان خاموشی کے ساتھ سنتے رہے اور پھر ۱۳۲۳؁ھ میں مر بھی گئے، ان کی زندگی میں ان کے مریدین، معتقدین تلامذہ اور خلفاء بھی چپ چاپ گونگے بہرے بنے رہے ،بس مولوی رشید احمد گنگوہی کا مرنا تھا کہ ان کے مرید وشاگرد وخلیفہ سب کے منھ میں زبان ہوگئی اور سب صاحبِ قلم ہوگئے اور کہہ دیا کہ یہ فتویٰ ہمارے مولوی رشید احمد گنگوہی کا لکھا ہوا نہیں ہے لیکن چھوٹے، بڑے ہر وہابی ودیوبندی کو معلوم ہونا چاہئے کہ اس فتویٰ سے انکار کا حق صرف مولوی رشید

احمد گنگوہی کو تھا جب انہوں نے انکار نہیں کیا تو مولوی رشید احمد گنگوہی کے مرجانے کے بعد مولوی حسین احمد ٹانڈوی، مولوی منظور سنبھلی اور مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی وغیرہ کسی وہابی و دیوبندی کو اب نہ تو انکار کا حق ہے اور نہ انکار صحیح مانا جائے گا۔

اسی لیے تو حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

جو جنونِ خلد میں کووں کو دے بیٹھے دھرم
ایسے اندھے شیخ جی کی پیروی اچھی نہیں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

## {مولوی رشید احمد و مولوی خلیل احمد کا گستاخانہ جملہ}

وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی اور ان کے شاگرد مولوی خلیل احمد انبیٹھوی براہینِ قاطعہ صفحہ نمبر ۵۱ رمیں شیطان اور ملک الموت کے مقابلے میں حضور سرورِ کائنات، فخر موجودات، امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے علم کی وسعت کا انکار کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''الحاصل غور کرنا چاہئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو ایمان کا کون سا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص (قرآن وحدیث) سے ثابت ہوئی فخر عالم (علیہ السلام) کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔

(براہین قاطعہ صفحہ ۵۱)

براہین قاطعہ کی اس کفری عبارت کا کھلا مطلب صرف یہی ہے کہ شیطان کے لئے اور فرشتۂ موت کے لئے علم کا زیادہ ہونا قرآن وحدیث کے کھلے ہوئے ارشادوں سے ثابت ہے لیکن اللہ کے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کا زیادہ ہونا قرآن وحدیث سے ثابت نہیں جو شخص فرشتۂ موت کے لیے اور شیطان لعین کے لئے وسیع اور زائد علم مانے وہ تو مومن مسلمان ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کو وسیع اور زیادہ ماننے والا مشرک بے ایمان ہے (معاذ اللہ صد بار معاذ اللہ)

مولوی رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبیٹھوی نے اپنے ان الفاظ میں حضور سرور کائنات فخر موجودات جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کو ملک الموت اور شیطان لعین کے علم سے بھی کم بتا کر حضور سرور کائنات فخر موجودات جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سخت شدید ترین گستاخی وتوہین کی ہے۔

وہابیوں، دیوبندیوں، نجدیوں، رافضیوں، قادیانیوں، غیر مقلدوں، نیچریوں، گستاخوں، بدمذہبوں کے تعلق سے سچ فرمایا اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ۔

| دشمنِ احمد پہ شدت کیجئے | | ملحدوں کی کیا مروت کیجئے |
|---|---|---|

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

# {اشرف علی تھانوی کا گستاخانہ جملہ}

وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی گستاخِ رسول نے اپنی کتاب حفظ الایمان میں اللہ کے محبوب دانائے غیوب جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے کل علمِ غیب کا انکار کرتے ہوئے صرف بعض علمِ غیب کو حضور آقائے کریم ﷺ کے لئے ثابت کیا اور اس کے ساتھ لکھ دیا کہ اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علمِ غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی (بچہ) ومجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات وبہائم لئے بھی حاصل ہے۔ معاذ اللہ

(ملخص: حفظ الایمان صفحہ ۸)

پیشوائے دیابنہ مولوی اشرف علی تھانوی کی مندرجہ بالا کفری عبارت کا صاف وصریح معنی یہی ہے کہ جو بعض علمِ غیب حضور اقدس ﷺ کو حاصل ہے اس میں حضور سرور کائنات فخر موجودات جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کچھ خصوصیت نہیں ایسا علمِ غیب تو کلو، بدھو، نتھو بلکہ ہر ایک بچے، ہر ایک پاگل بلکہ ہر ایک جانور ہر ایک چوپائے کو بھی حاصل ہے مولوی تھانوی نے حضور ﷺ کے مقدس علمِ غیب کو ان جیسوں کے علم سے مشابہت دیکر حضور ﷺ کی شان میں کھلی ہوئی گستاخی کی ہے۔

اسی لئے تو وارث علوم اعلیٰ حضرت حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

عقل چوپایوں کو دے بیٹھے حکیمِ تھانوی
میں نہ کہتا تھا کہ صحبت دیو کی اچھی نہیں

اب جب کہ پیشوایانِ وہابیہ دیابنہ مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی قاسم نانوتوی،

مولوی خلیل احمد انبیٹھی، اور مولوی اشرف علی تھانوی کی مستند تحریروں سے ثابت ومحقق ہو گیا کہ واقعی ان حضرات نے ضروریاتِ دین کا انکار کیا، عقیدۂ دینیہ، ضروریہ مسئلہ ختمِ نبوت کو جھٹلایا، اللہ تعالیٰ سبوح وقدوس کے حق میں جھوٹ جیسے گندے عیب کو ثابت کیا، حضور سرور کائنات ﷺ کی شانِ پاک میں شدید اور سخت گالی کا استعمال کیا تو ایسی حالت میں ان مولویوں کو کافر ومرتد نہ کہنا بے احتیاطی سے خود کافر ومرتد ہونا تھا جیسا کہ فاضل دیوبند نمائندۂ وہابیہ مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی نے تحریر کیا۔

''جب ایک شخص نے قطعاً یقیناً ایک ضروریِ دین کا انکار کیا اور وہ انکار محقق ہو گیا تو اب اس کو کافر نہ کہنا خود بے احتیاطی سے کافر ومرتد ہونا ہے۔''

(اشد العذاب صفحہ ۹)

انبیاء علیہم السلام کی تعظیم کرنی اور توہین نہ کرنا ضروریاتِ دین سے ہے۔

(اشد العذاب صفحہ ۹)

اس لیے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے المعتمد المستند جو ۱۳۲۱ھ میں مطبع تحفہ حنفیہ پٹنہ سے شائع ہوئی اس میں فتوئے شرعیہ صادر فرمایا کہ

مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی قاسم نانوتوی، اور مولوی خلیل احمد انبیٹھوی اپنی عبارتوں میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی تکذیب، حضور سرور کائنات ﷺ کی توہین اور عقیدۂ دینیہ ضروریہ ختمِ نبوت کا انکار کرنے کے سبب بحکمِ شریعتِ اسلامیہ قطعاً یقیناً کافر ومرتد ہیں۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تحذیر الناس، فتویٰ دستخطی مہری مولوی رشید احمد گنگوہی، براہینِ قاطعہ، حفظ الایمان کی عبارات کفریہ التزامیہ پر اسلامی نقطۂ نظر سے بحث مکمّل کر لینے کے بعد لکھتے ہیں کہ "**هؤلاء الطوائف کلهم کفار مرتدون خارجون عن الاسلام باجماع المسلمین وقد قال فی البزازیه والدرر والغرر والفتاویٰ الخیریه ومجمع الانهر والدرالمختار وغیرها من معتمدات الاسفار فی مثل هٰؤلاء الکفار من شك فی کفره وعذابه فقد کفر**"

(حسام الحرمین ص ۱۰۸/ المعتمد المستند ص ۲۵۰)

**ترجمہ:** یعنی یہ طائفے (مولوی قاسم نانوتوی، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی خلیل احمد انبیٹھوی، مولوی اشرف علی تھانوی اور ان کے ہم عقیدہ (چیلے) سب کے سب کافر ومرتد ہیں باتفاق امت اسلام سے خارج ہیں اور بے شک بزازیہ، درر، غرر، فتاویٰ خیریہ، مجمع الانہر اور درمختار وغیرہ معتبر کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا کہ جو شخص ان کے کفری عقائد سے آگاہ ہو کر ان کے کافر ہونے اور عذاب پانے میں شک کرے تو وہ بھی کافر ہے۔

# {حسام الحرمین}

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے المعتمد المستند کی وہ ساری بحثیں جو پیشوایانِ وہابیہ اور مرزا غلام احمد قادیانی کی عبارتوں کے بارے میں تھیں اور اپنا فیصلہ شرعیہ ان سب کو رسالہ مبارکہ حسام الحرمین میں لکھ کر مکہ معظّمہ ومدینہ منورہ کے اکابر علمائے اسلام کے سامنے جب تصدیق کے لیے پیش کیا تو ان علمائے اسلام نے متفق علیہ اجماعی فتاویٰ صادر فرمایا کہ ایسی گندہ اور کفری عبارتیں لکھنے کے سبب مرزا غلام احمد قادیانی، مولوی قاسم نانوتوی، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی خلیل احمد انبیٹھوی اور مولوی اشرف علی تھانوی بحکمِ شریعتِ اسلامیہ بلا شک وشبہ کافر ومرتد اور بے دین ہیں۔ پھر ان علمائے اسلام نے اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتوائے مقدسہ کی تصدیق وتوثیق ہی پر بس نہ کیا بلکہ ساتھ ہی ساتھ آپ کو عظیم وجلیل فضائل ومناقب سے یاد کرتے ہوئے اپنا سردار اور پیشوا بھی تسلیم کیا۔

☆☆☆☆☆

اب ذیل میں ان علمائے اسلام کے نام لکھے جاتے ہیں جنھوں نے اپنی مہر ودستخط سے مجموعۂ فتاویٰ حسام الحرمین کو مزین فرمایا۔

# اسمائے گرامی علمائے مکہ معظمہ

(۱) استاذ العلماء مفتی شافعیہ مولانا شیخ محمد سعید بابصیل مکی

(۲) شیخ الائمہ مولانا شیخ ابوالخیر میرداد مدرس وامام مسجد حرام

(۳) امام العلماء مفتی حنفیہ علامہ شیخ صالح کمال مکی مدرس حرم شریف

(۴) علامہ محقق مولانا شیخ علی بن صدیق کمال مکی

(۵) عالم کبیر، فاضل شہیر مولانا شیخ عبدالحق الہ آبادی مہاجر مکی مصنف اکلیل

(۶) غیظ المنافقین محافظ کتب خانہ حرم شریف حضرت مولانا سید اسمٰعیل خلیل مکی

(۷) مولانا سید مرزوقی ابوحسین مکی مدرس حرم شریف

(۸) فاضل کامل مولانا شیخ عمر بن ابوبکر باجنید مکی

(۹) مقدام العلماء مفتئ مالکیہ مولانا شیخ عابد بن حسین مکی مدرس حرم شریف

(۱۰) فاضل ماہر علامہ محمد علی بن حسین مکی مدرس حرم شریف

(۱۱) مولانا علامہ جمال بن محمد بن حسین مکی مدرس حرم شریف

(۱۲) جامع اصول وفروع مولانا شیخ اسعد بن احمد دہان مکی مدرس حرم شریف

(۱۳) فاضل ادیب علامہ شیخ عبدالرحمٰن دہان مکی

(۱۴) مولانا شیخ محمد یوسف افغانی ثم مکی مدرس مدرسہ صولتیہ

(۱۵) مولانا شیخ احمد مکی مدرس حرم شریف اجل خلیفہ حاجی شاہ امداداللہ تھانوی مہاجر مکی

(۱۶) فاضل کامل مولانا محمد یوسف خیّاط مکی

(۱۷) پیشوائے جلیل القدر مولانا شیخ محمد صالح بن محمد بافضل مکی

(۱۸) فاضل کامل مولانا شیخ عبدالکریم ناجی داغستانی مکی مدرس حرم شریف

(۱۹) فاضل کامل مولانا شیخ محمد سعید بن محمد یمانی مکی مدرس حرم شریف

(۲۰) فاضل کامل مولانا شیخ حامد احمد محمد جداوی مکی

☆☆☆☆☆

## اسمائے گرامی علمائے مدینہ طیبہ

(۱) تاج العلماء مفتی حنفیہ مولانا تاج الدین الیاس مدنی

(۲) فاضل ربّانی مولانا عثمان بن عبدالسلام داغستانی سابق مفتی مدینہ منورہ

(۳) شیخ المالکیہ مولانا سید احمد جزائری مدنی

(۴) کبیر العلماء مولانا شیخ خلیل بن ابراہیم خربوتی مدنی

(۵) شیخ الدلائل مولانا سید محمد سعید بن سید محمد مغربی صاحب الدلائل

(۶) فاضل جلیل مولانا محمد بن احمد عسری مدنی

(۷) شیخ الدلائل علامہ سید عباس مدنی بن سید جلیل محمد رضوان مدرس حرم نبوی

(۸) فاضل کامل مولانا عمر بن حمدان محرسی مدنی مدرس حرم نبوی

(۹) فاضل کامل علامہ سید محمد بن مدنی دیداوی

(۱۰) فاضل ربانی مولانا شیخ محمد بن محمد سوسی خیاری مدرس حرم نبوی

(۱۱) جامع علوم نقلیہ حاوی فنون عقلیہ مفتی شافعیہ مولانا سید شریف احمد برزنجی مدنی

(۱۲) فاضل شہیر مولانا محمد عزیر وزیر اندلسی تونسی مدنی

(۱۳) شیخ فاضل علامہ عبدالقادر توفیق شبلی مدرس حرم نبوی

| | | |
|---|---|---|
| مانا عرب نے تجھ کو یگانہ | | گایا عجم نے تیرا ترانہ |
| مانا ہے تجھ کو سارا زمانہ | | حامئ سنیت اعلیٰ حضرت |

☆☆☆☆☆

# {الصّوارم الهنديّه}

**اور پشاور تا بنگال کے دو سو اڑسٹھ ۲۶۸/ پیشوایانِ اسلام**

یہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی انتہائی دیانتداری اور کمالِ احتیاط تھی کہ آپ نے فتوائے تکفیر سے پہلے (تحذیر الناس، حفظ الایمان، براہینِ قاطعہ، وفتویٰ مہری دستخطی گنگوہی) کی کفری عبارتوں کی بڑی چھان پھٹک کی ان کے ہر گوشوں کی خوب جانچ پڑتال کی، ان کے ایک ایک جوڑ وبند کی اچھی طرح دیکھ بھال کی، ان کے ظاہری اور باطنی معنی کی ایک حاذق ماہر حکیم کی طرح تشخیص وتنقیح فرمائی ان کے قریب وبعید تمام چیزوں کو خوب ٹٹولا کہ کوئی سا بھی پہلو اگر اسلامی معنی کا حامل ہوتو ان عبارتوں کے لکھنے والوں کی تکفیر نہ کی جائے لیکن جب ہر طرح کی جانچ پڑتال اور تنقیح وتحقیق کے بعد یقینی طور پر متعین ہوگیا کہ عبارتوں کے مردہ جسم روحِ اسلامی کے معنی اور حیاتِ ایمانی کے مفہوم سے بالکل ہی خالی ہیں۔ ان عبارتوں کا کوئی بھی پہلو ایمان واسلام سے موافقت کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں تب آپ نے فتویٰ دیا کہ یہ عبارتیں قطعی یقینی کفری ہیں اور ان کے لکھنے والے یقینی طور پر کافر ومرتد ہیں۔ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی اسی چھان پھٹک کا نتیجہ ہے کہ جب آپ کا فتوائے مقدس ''حسام الحرمین'' مکہ معظّمہ ومدینہ منورہ کے حکمائے اسلام وعلمائے کرام کے سامنے پیش ہوا تو کسی بھی

مفتیٔ شرع نے آپ کے فتوی میں کوئی خامی نہ پائی۔ اس لئے سب نے بالاتفاق اپنی مبارک تصدیقات سے حسام الحرمین کی حقّانیت کو آفتاب کی طرح روشن وتابناک کردیا، اوراعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علم ودانش، فضل وکمال کا کھلے طور پر اعتراف فرمایا۔ پھر جب آپ کا یہ حقانی فتویٰ غیر منقسم ہندوستان کے پیشوائے اسلام کے سامنے تصدیق کے لیے پیش کیا گیا تو سرکارِ مارہ مطہرہ، آستانہ کچھوچھہ مقدسہ، جبل پور، دربارعلی پورسیدان (پنجاب) سرکارِاعظم اجمیر مقدس، دارالافتاء منظراسلام بریلی شریف، دارالافتاء مرادآباد، مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور، آرہ، بانکی پور پٹنہ، سیتاپور، ریاست جلال آباد، ضلع فیروز پور پنجاب، پوکھریرا ضلع مظفرپور، ریاست بھاولپور پنجاب، گڈھی اختیار خاں بھاولپور، کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ پنجاب، کھروٹہ سیدان ضلع سیالکوٹ، چتوڑ راجپوتانہ، لودھیانہ پنجاب، دہلی، مزنگ، لاہور، سہاور ضلع ایٹہ، مدراس، بھیین ضلع جہلم، سنبھل ضلع مرادآباد، دادوں ضلع علی گڑھ، شاہجہاں پور، نکودر ضلع جالندھر، مئوضلع اعظم گڑھ، معسکر بنگلور، امروہہ ضلع مرادآباد، کھنوڑہ ضلع ہوشیارپور پنجاب، وزیرآباد، رامپور، کان پور، آنولہ ضلع بریلی، ہلدوانی ضلع نینی تال، مان بھوم، حیدرآباد دکن، سورت، بھڑوچ گجرات، بدایوں، بھیمڑی ضلع تھانہ، جام جودھپور کاٹھیاواڑ، دھوراجی کاٹھیاواڑ، پیلی بھیت آگرہ، پبی ضلع پشاور، فرنگی محل لکھنؤ، سراج گنج بنگال، پارہ ضلع اعظم گڑھ، کرمبا ضلع بلیا، فتح پورہسوہ، جاورہ، ننگل ضلع حصار، گونڈول کاٹھیاواڑ، جوناگڑھ کاٹھیاواڑ، جلال پور جٹان پنجاب، بڑودہ، سلطان کوٹ سندھ، گڈھی یاسین ضلع سکھر سندھ، ڈیرہ غازی خاں پنجاب، ماتر ضلع کھیڑا گجرات کے ۲۶۸ ر مفسرین کرام، فقہائے عظام، محدثین عالی مقام، مفتیان فخام، علمائے اسلام، ومشائخ اعلام نے الصوارم الہندیہ مطبوعہ برقی پریس مرادآباد کے اندرتحریری طور پر فتویٰ

حسام الحرمین کی تصدیق کی اور اس کے بیان کردہ احکام شرعیہ سے اتفاق فرمایا۔

☆☆☆☆☆

## {مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی کا فیصلہ کن بیان}

سنی مسلمانوں کی رہنمائی اور ہدایت کے لئے تو صرف اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مکہ مکرّمہ اور مدینہ منورہ کے اکابر پیشوائے اسلام اور بنگال تا پشاور کے مشاہیر، علمائے کرام کے مقدس فتاویٰ ہی کافی اور وافی ہیں، لیکن یہ حضور سرور کائنات فخر موجودات جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا زندہ معجزہ اور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامتِ جلیلہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شک وشبہ میں گرفتار مذبذب حضرات کی ہدایت کا سامان پیدا فرماتے ہوئے نمائندۂ وہابیہ ناظمِ تعلیماتِ دیوبند مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی کے قلم سے بھی حق لکھوا دیا اور حسام الحرمین کی تصدیق کرادی چنانچہ نمائندۂ وہابیہ ناظمِ تعلیماتِ دیوبند مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی تحریر کرتے ہیں۔

> ''اگر (مولانا احمد رضا) خان صاحب کے نزدیک بعض علمائے دیوبند (مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی قاسم نانوتوی، مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی خلیل احمد انبیٹھی) واقعی ایسے ہی تھے جیسا کہ انھوں نے انھیں سمجھا تو (مولانا احمد رضا) خان صاحب پر ان علمائے دیوبند کی تکفیر فرض تھی اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو خود کافر ہوجاتے جیسے علماے اسلام نے جب مرزا غلام احمد صاحب کے عقائدِ کفریہ معلوم کر لیے اور وہ قطعًا ثابت ہوگئے تو اب علماے اسلام پر مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر ومرتد کہنا فرض ہوگیا، اگر وہ مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر نہ کہیں چاہے وہ لاہوری ہوں یا قدنی وغیرہ وغیرہ تو وہ

خود کافر ہو جائیں گے، کیونکہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔''

(اشد العذاب مولوی مرتضیٰ حسن صفحہ ۱۳)

یہ بیان کسی سنی عالم کا نہیں ہے بلکہ نمائندۂ وہابیہ ناظم تعلیماتِ دیوبند مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی کی ہی تحریر ہے لہٰذا وہابی اور دیوبندی حضرات ضد، ہٹ دھرمی اور تعصب سے بے پرواہ ہو کر اس کو غور سے پڑھیں بار بار پڑھیں اور خوب سمجھ لیں کہ ان کے مولانا مرتضیٰ حسن صاحب کے نزدیک اگر اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی قاسم نانوتوی، وغیرہ پیشوایانِ وہابیہ کو کافر ومرتد نہ کہتے تو خود کافر ہو جاتے اور جس طرح علمائے اسلام پر مرزا غلام احمد قادیانی کو کافر ومرتد کہنا فرض تھا ٹھیک اسی طرح اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا خاں (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) پر بھی ان مولویوں کو کافر کہنا فرض ہو گیا تھا۔

# {فیض آباد یوپی کا تاریخی مقدمہ}

(پیشکار، مختار، وکیل، بیرسٹر، مجسٹریٹ جج وغیرہ کے جم گٹھے میں حسام الحرمین کا اعلانِ حق)

حسام الحرمین کا مقدس فتویٰ ابھی تک صرف علمائے اسلام سے اپنی حق گوئی اور باطل سوزی کی سند حاصل کرسکا تھا لیکن غیب سے ایسا سامان پیدا ہوا کہ کچہری اور کورٹ کے مجسٹریٹ نیز جج صاحبان سے بھی اس نے اپنی حقّانیت وصداقت کا لوہا منوالیا اس کا واقعہ یوں ہے کہ حضور شیر بیشہ سنت علامہ حشمت علی خاں لکھنوی علیہ الرحمۃ والرضوان نے ضلع فیض آباد کے علاقہ قصبہ بھدرسہ اور اس کے قرب وجوار میں ۲۲ / مئی ۱۹۴٦ء تا ٦ / جون ۱۹۴٦ء مسلسل تقریریں فرمائیں جن میں آپ مذہبِ اہلِ سنت وجماعت کی تبلیغ اور سنی مسلمانوں نیز دیگر حاضرین کی نصیحت وہدایت کے لئے حسام الحرمین اور الصوارم الہندیہ کے مضامین پڑھ کر سناتے رہے، وہابیوں کے عقائد کفریہ سے آگاہ کرنے کے لئے تحذیر الناس، براہینِ قاطعہ، حفظ الایمان اور مختصر سیرتِ نبویہ کی عباراتِ کفریہ کتاب کھول کھول کر لوگوں کو دکھلاتے رہے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ بہت سے وہابی دیوبندی جو بیچارے اپنے پیشواؤں کے عقائد کفریہ سے آگاہ نہ تھے توبہ کرکے سنی مسلمان ہوگئے۔ جب گھاگ وہابیوں نے دیکھا کہ علامہ لکھنوی کے ہاتھوں وہابیت کی مٹی پلید ہوتی جارہی ہے تو انھوں نے اپنے علماء سے سازش کرکے علامہ لکھنوی کے خلاف مہابیر پرشاد اگروال مجسٹریٹ درجہ اوّل شہر فیض آباد کے اجلاس میں استغاثہ دائر کردیا جس میں یہ الزام قائم کیا کہ ملزم (مولانا حشمت علی) نے بتاریخ ۸ / جون ۱۹۴٦ء بوقت ۹ / بجے شب لغایت ۱۲ / بجے شب ایک تقریر کی جس کے دوران میں ملزم نے مدعیان کے مذہبی عقائد مجروح کرنے نیز فرقہ وارانہ فساد برپا کرنے کی غرض سے مجمعِ عام میں

تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی قاسم نانوتوی، مولوی خلیل احمد انبیٹھی، مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی عبدالشکور کاکوروی لکھنوی کافر ومرتد بے دین ہیں ۔ملزم کی تقریر مذکور سے مدعیان اوران کے علمائے دین کی سخت توہین اوردل آزاری ہوئی۔

عالی جاہا ملزم نہایت ہی مفسد آدمی ہے اور جرم دفعات ۲۹۸/ ۵۰۰/ ۱۵۳/کا مرتکب ہے، لہٰذا تدارک ملزم حسبِ دفعات بالافرمایا جائے۔

**عرضی:** فدویان عبدالحمید خاں وسراج الحق خاں وحبیب اللہ مدعیان ساکنان قصبہ بھدرسہ ضلع فیض آباد مورخہ ۱۲/جون ۱۹۴۶ء کاروائی استغاثہ کے مطابق حضرت شیر بیشہ اہلِ سنت علامہ لکھنوی جب کورٹ میں پہنچے تو مجسٹریٹ نے استغاثہ کے متعلق جواب طلب کیا آپ نے اجلاس میں تحذیرالناس، براہینِ قاطعہ، حفظ الایمان، فوٹو فتویٰ مہری دستخطی گنگوہی اور مختصر سیرتِ نبویہ مصنفہ عبدالشکور کاکوروی پیش کیا اوران کی عباراتِ کفریہ سے مجسٹریٹ کو آگاہ فرمایا اوراس کے ساتھ ہی آپ نے مجسٹریٹ پر یہ بھی واضح کردیا کہ دنیائے سنیت کے عظیم وجلیل پیشوا شیخ الاسلام اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی قاسم نانوتوی، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی خلیل احمد انبیٹھی پران کے عقائدِ کفریہ یقینیہ کے کے سبب بحکمِ شریعتِ اسلامیہ کفروارتداد کا فتویٰ دیا ہے، جو مقدس کتاب حسام الحرمین میں چھپ کر پورے ہندوستان میں شائع ہو چکا ہے اوراس فتویٰ کی تصدیق عرب شریف کے اکابر پیشوائے عظام اور ہندوستان کے دوسو اڑسٹھ ۲۶۸/ علماے اسلام اپنی مہر اور دستخط کے ساتھ کرچکے ہیں۔ حسام الحرمین کے فتویٰ میں ایک حکمِ شرعی یہ بھی ہے کہ جو شخص مولویانِ مذکورین بالا کے عقائدِ کفریہ پر مطلع ہوکران کو کافر نہ کہے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے تو بحکمِ قانونِ شرع وہ بھی کافر ہے۔

یہی وجہ ہے کہ مبلغِ وہابیہ کی زاری میں ہندوستان کے چورانوے ۹۴/علمائے اسلام نے شرعی فتویٰ دیا کہ مولوی عبدالشکور کاکوروی نے اپنی کتاب نصرتِ آسمانی صفحہ ۱۵/۷/۲/۷/۴/۸/۴ میں مولوی اشرف علی تھانوی، اور مولوی خلیل احمد انبیٹھی کی کفری عبارتوں کی حمایت وطرفداری کی ہے لہٰذا مولوی عبدالشکور کاکوروی ایڈیٹر ''النجم'' بھی بحکمِ شریعتِ اسلامیہ کافرومرتد بے دین ہیں۔ پھر علامہ لکھنوی علیہ الرحمہ نے اپنے بیان کی تصدیق نیز مجسٹریٹ کے اطمینان کے لیے اجلاس میں حسام الحرمین اور الصورام الہندیہ وغیرہ کتابیں پیش فرمائیں اور ان کے ساتھ اپنا ایک طویل تحریری بیان بھی پیش کیا جس میں آپ نے عبارات حفظ الایمان صفحہ ۸/ براہینِ قاطعہ ۵۱/وفوٹو فتویٰ مہری دستخطی گنگوہی وغیرہ کی ہندی کی چندی کر کے ان کو اتنا عام فہم بنا دیا کہ انگریزی داں غیرمسلم مجسٹریٹ بھی پوری طرح سمجھ گیا کہ مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی رشید احمد گنگوہی وغیرہ نے ضرور پیغمبرِ اسلام ﷺ کی شان میں کھلی گستاخی اور بے ادبی کی ہے اور یہ لوگ یقینی طور پر حسام الحرمین کے فتویٰ کے مطابق کافرومرتد ہو چکے ہیں۔

اس مقام پر وہابی حضرات ہرگز یہ خیال نہ فرمائیں گے کہ کسی نے مجسٹریٹ کے سامنے المہند کا مضمون نہیں سنایا اور نہ کسی نے اجلاس میں پیشوایانِ وہابیہ تھانوی وغیرہ کا مسلمان ہونا ثابت کیا۔ اس لیے کہ اس تاریخی مقدمہ میں وہابیوں کے مشہور عالم چرب زبان مقرر مولوی ابوالوفاء صاحب شاہجہاں پوری وہابیت کے اکسپرٹ عالم کی حیثیت سے پیش کئے گئے اور برسرِ اجلاس مجسٹریٹ کے سامنے حضور شیر بیشہ سنت علامہ لکھنوی علیہ الرحمہ اور مولوی ابوالوفاء کے درمیان ایک طویل وعریض مناظرہ ہوا جس میں پیشوایانِ وہابیہ کو مسلمان ثابت کرنے کے لئے دیوبندی میگزین کے نئے اور پرانے جتنے بھی ہتھیار تھے وہابیت کے اس اکسپرٹ عالم نے وہ سب استعمال کر ڈالے لیکن اعلیٰ

حضرت امام احمد رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شیر علامہ حشمت علی خاں علیہ الرحمہ نے حرمین کی حسامِ براں سے کفر وارتداد کے قلب وجگر کو کاٹ کر پھینک دیا اور بارگاہِ رسالت کے گستاخ باغیوں کے طرفدار مولوی کولوہے کے چنے چبوادیے اور دلائل شرعیہ کے کانٹے پر پیشوایانِ دہابیہ مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی رشید احمد گنگوہی وغیرہ کا کافر ومرتد ہونا ایسا بےنقاب فرمایا کہ مولوی ابوالوفاء جیسا گھاگ ہوشیار مشاق عالم بھی مجسٹریٹ کے سامنے دیوبندی کفریات پر پردہ ڈالنے میں ہرطرح ناکام رہااور پیشوایانِ وہابیہ کا مسلمان ہونا ثابت نہ کرسکا اب ہم مجسٹریٹ کے فیصلہ کی طویل بحث کا وہ حصہ یہاں نقل کرتے ہیں جواس کے فیصلے کی روح ہے۔

## {مجسٹریٹ کا فیصلہ}

ملزم کہتا ہے کہ اس نے ۸/جون ۱۹۴۶ء کوکوئی تقریر بھدرسے میں نہیں کی اور نہ اس نے کبھی بھی ایسے الفاظ استعمال کئے ہیں جو مستغیثان نے حلفاً بیان کئے ہیں نہ کبھی وہ اس طرح ایسے الفاظ استعمال کرتا ہے وہ قطعی طور پر کہتا ہے کہ اس نے ۷/جون سے پہلے کچھ تقریریں کی تھیں جن میں اس نے مختلف کتابوں (یعنی حسام الحرمین، الصوارم الہندیہ، مبلغ وہابیہ کی زاری) سے کچھ عبارتیں پڑھیں تھیں ان کتابوں میں یہ مولویان (مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی قاسم نانوتوی، مولوی خلیل احمد انبیٹھی اورعبدالشکور کاکوروی) اسلامی فتویٰ سے بے دین کافر مرتداور دیو کے بندے کہے گئے ہیں۔

اب ہم دیکھیں گے کہ تقریر میں کیا کہا گیا ہے مستغیثان نے تحریر میں کچھ بھی نہیں دیا کہ ملزم نے کیا کہا۔صرف مستغیثان اور دو گواہوں کا بیان ہے۔ملزم نے اوپر کے لکھے ہوئے الفاظ

(یعنی مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی قاسم نانوتوی، مولوی خلیل احمد انبیٹھی، مولوی عبد الشکور کاکوروی اور مولوی رشید احمد گنگوہی کافر و مرتد بے دین ہیں) استعمال کئے ہیں ملزم یہ مانتا ہے کہ اس نے ان مولویوں کے حق میں اوپر کے لکھے ہوئے الفاظ استعمال کئے ہیں مگر وہ عبارت دوسری تھی۔

**گواہ نمبر** (۱) کہتا ہے کہ (ملزم کی) تقریر کو کسی نے بھی نوٹ نہیں کیا اور نہ خود اس (گواہ) نے نوٹ کیا ملزم نے جو الفاظ کہے ہیں وہ اس کو زبانی یاد ہیں اور کچھ مختصر مفہوم تقریر کا یاد ہے اس گواہ نمبر (۱) کے بیان کے مطابق ملزم تقریر کے وقت کتابیں اپنے ہاتھ میں لیتا تھا، اس بیان سے ملزم کی بات کو تقویت ملتی ہے۔

ملزم اقرار کرتا ہے کہ اس نے ان مولویوں کے حق میں اوپر کے لکھے ہوئے الفاظ استعمال کئے ہیں لیکن عبارت دوسری ہے اور اس نے وہ الفاظ چند کتابوں کی تحریر کی مدد سے لیے تھے میرا خیال ہے کہ ملزم کا فعل بالکل درست تھا کہ وہ کتاب سے پڑھ رہا تھا اور ملزم یہ بات نیک نیتی سے پبلک کی آگاہی کے لئے کر رہا تھا تاکہ وہ مذہبی بات سمجھ لیں، اس لئے ملزم کا فعل دفعہ ۵۰۰/ تعزیراتِ ہند میں نہیں آتا ملزم کی تقریر سے پبلک کے اشتعال جھگڑے کے احتمال کے متعلق کچھ گواہوں نے یہ بیان کیا کہ ملزم کی تقریر سن کر بہت سے (وہابی) لوگ اس کی باتیں سمجھ کر ملزم کے ہم مذہب (سنی) ہو گئے اس کے معنیٰ یہ ہوتے ہیں کہ ملزم کا وعظ بہت دلچسپ تھا اس مقدمہ میں ایک اکسپرٹ مولانا ابوالوفاء پیش کیا گیا ملزم نے مذہبی امور میں خود بڑی لمبی جرح اس پر کی مولانا ابوالوفاء کی گواہی کو مقدمہ کی گواہی کہنے کے بجائے مذہبی مناظرہ کہنا زیادہ مناسب ہے۔

میرا خیال ہے جیسا کہ میں نے اوپر بحث کی ہے کہ ۸/ جون ۱۹۴۶ء کا واقعہ سراسر گڑھی ہوئی بات ہے اور ایسا کوئی واقعہ نہ ہونے پایا۔ ملزم کی وہ اگلی تقریریں تھیں جن سے (وہابی)

مستغیثوں کی دل آزاری ہوئی کیوں کہ فریقِ ثانی (سنی مسلمانوں) کے عقائد پر قبضہ جمارہے تھے اس لئے مستغیثوں نے بغیر سیاق وسباق کا تعلق دیکھتے ہوئے تقریر کے چند الفاظ لے کر ملزم کے خلاف جھوٹا مقدمہ دائر کر دیا، میرے خیال میں ملزم کو اس کی جماعت میں صرف بدنام کرنے کے لئے یہ مقدمہ دائر کیا گیا ہے کیونکہ وہ مذہبی مبلغ ہے اور اچھی مقدار میں مریدین رکھتا ہے جیسا کہ دورانِ مقدمہ میں دیکھا گیا میں ملزم (مولانا حشمت علی) کو تعزیراتِ ہند کی دفعات ۵۰۰/ ۱۵۳/ ۲۹۸/ سے جن کا الزام اس پر لگایا گیا ہے اور اس پر مقدمہ چلایا گیا ہے بےقصور قرار دیتا ہوں اور اس کو زیر دفعہ ۲۵۸/ ضابطہ فوجداری آزاد کرتا ہوں۔

**دستخط**

**مہابیر پرشاد اگروال مجسٹریٹ درجہ اول فیض آباد**

۲۵/ ستمبر ۱۹۴۸ء

# {شیشن جج کا فیصلہ}

۲۱/ذی قعدہ ۱۳۶۷ھ مطابق ۲۵/ستمبر ۱۹۴۸ء کے اس تاریخی فیصلے نے دنیائے وہابیت میں تہلکہ مچا دیا، دیوبندیوں کے گھروں میں صفِ ماتم بچھ گئی ان کے سارے فتنہ پرور منصوبے خاک میں مل گئے، حق و باطل کے اس معرکہ میں میدان حسام الحرمین کے ہاتھ رہا اور بارگاہِ رسالت کے باغیوں کے گلے میں شکست وذلت کا طوق پڑا، پھر وہابیوں نے سوچا کہ اس فیصلے نے تو غضب ہی ڈھا دیا کہ مجسٹریٹ نے شیرِ رضا کو جیل خانہ کے پنجرہ میں بند کر دینے کے بجائے اس کو باعزت طور پر آزاد کر دیا اور حسام الحرمین کی حقانیت وصداقت کا لوہا بھی مان لیا اس لئے مجسٹریٹ کے اس فیصلے کو توڑوا دینا بہت ضروری ہے چنانچہ اپنی ناکامی کو کامیابی میں بدلنے کے لئے ایک بار پھر انھوں نے زور باندھا اور مجسٹریٹ کے فیصلہ کے خلاف شیشن جج یعقوب علی کے اجلاس میں اپیل دائر کر دی شیشن کورٹ کے فاضل جج نے اپیل پر بحث کرتے ہوئے فیصلہ لکھا جس کا اقتباس ہم ذیل میں نقل کرتے ہیں۔

> ملزم نے بیان کیا کہ ۷/ جون ۱۹۴۶ء کے قبل اس نے چند تقریریں بھدرسے میں کیں جن میں اس نے (حسام الحرمین الصوارم الہندیہ وغیرہ) کتابوں سے چند عبارتیں پیش کیں اور ان عبارتوں میں (مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی قاسم نانوتوی وغیرہ) علماء جو کہ استغاثہ میں درج ہیں بذریعہ فتویٰ کافر و مرتد بے دین دیو کے بندے اور وہابی قرار دیے گئے تھے ۷/جون ۱۹۴۶ء سے قبل کی تقریریں جو کہ ملزم نے بھدرسے میں کی تھیں ان کا مضمون کچہری میں خود ملزم نے پیش کیا جس پر x.ed 7 پڑا ہے۔

فریقین کی طرف سے ثبوت پہنچنے کے بعد لائق مجسٹریٹ نے اولاً یہ فیصلہ کیا کہ ملزم نے ۸؍جون ۱۹۴۶ء کو کوئی تقریر نہیں کی جس کی مستغیثان شکایت کرتے ہیں اور یہ صرف ایک بنایا ہوا قصہ تھا دوسرا فیصلہ مجسٹریٹ نے یہ کیا کہ یہ الفاظ ملزم نے گذشتہ دوسری تقریروں میں استعمال کئے تھے جن سے ان کے جذبات کو صدمہ پہنچا تھا کیوں کہ انھوں نے ان الفاظ کا سیاق وسباق سے تعلق دیکھے بغیر غلط مطلب نکال لیا اور غلط مقدمہ ملزم کے خلاف دائر کیا اس پر لائق مجسٹریٹ نے مقدمہ خارج کر دیا اور یہ اعترض کیا کہ ملزم چونکہ مذہبی مبلغ ہے اور اس کے بہت کافی مرید اور معتقد ہیں اس لئے پبلک میں اس کی بے عزتی کرنے کو یہ مقدمہ دائر کیا گیا ہے ملزم اس وجہ سے بری کر دیا گیا تھا اور اسی بریت کے خلاف مستغیثان نے نگرانی کی درخواست دی ہے اور وہ اس حکم کے خلاف ہیں فریقین کے لائق وکلاء کی طویل بحثوں اور فریقین کے پیش کردہ زبانی اور تحریری ثبوت کو بہت غور سے پڑھنے اور سننے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ یہ درخواست نگرانی کچھ دم نہیں رکھتی لائق مجسٹریٹ کی تجویز سے مجھ کو پتہ چلتا ہے کہ لائق مجسٹریٹ نے ثبوت زبانی وتحریری کو بغور دھیان دیا اور ملاحظہ کیا اور یہ صحیح فیصلہ کیا کہ ملزم نیک نیتی کے ساتھ کتابوں کی عبارتیں پڑھنے میں صحیح راستے پر تھا

لائق مجسٹریٹ کا فیصلہ جس میں اس نے ملزم کو بری کر دیا فریقین کے پیش کردہ ثبوتوں کی بنا پر بالکل صحیح ودرست ہے مستغثیان میرے سامنے لائق مجسٹریٹ کے فیصلے میں کوئی قانونی غلطی یا اور غلطی نہ بتا سکے درحقیقت اس اپیل

میں کوئی جان نہیں میں اس کو خارج کرتا ہوں۔

**دستخط**

**یعقوب علی شیشن جج فیض آباد**

۲۸/اپریل ۱۹۴۹ء

**خلاصہ**

واضح ہو کہ وہابیوں کا دائر کردہ مقدمہ دو برس تین ماہ تیرہ دن جاری رہ کر ۲۵/ستمبر ۱۹۴۸ء کو ختم ہوا پھر ان کی اپیل کا فیصلہ ۲۸/اپریل ۱۹۴۹ء کو ختم ہوا۔ فرحت افزا فتح مبین میں وہابیوں کے استغاثے کا پورا مضمون مستغیثان وبعض گواہوں کا بیان ظہری پھر برسر اجلاس حضرت مولانا حشمت علی خاں علیہ الرحمہ کا زبانی مختصر بیان اور تحریری طویل بیـان پھر مجسٹریٹ اور جج کا انگریزی میں فیصلہ اور اس کا اردو ترجمــہ چھپ کر ہندوستان بھر میں شائع ہو چکا ہے، جو صاحب اس تاریخی مقدمہ کی کارروائی اور حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمہ کا کامل تحریری بیان اور مجسٹریٹ و جج کا مکمل فیصلہ دیکھنا چاہیں وہ فرحت افزا فتح مبین کا مطالعــہ فرمائیں۔

(ماخوذ از، سوانح اعلیٰ حضرت)

☆☆☆☆☆

# {گستاخِ رسول کا شرعی حکم}

ادنیٰ سی عقل رکھنے والا بھی بتائے گا کہ وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی کی کتاب (حفظ الایمان) کی عبارت

''پھر یہ کہ آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہوتو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل علم غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی (بچہ) ومجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات، (جانوروں) وبہائم (چوپایوں) کے لئے بھی حاصل ہے۔''

(حفظ الایمان صفحہ ۸)

اور دیوبندیت کے بانیٔ اول مولوی قاسم نانوتوی کی کتاب (تحذیر الناس)

کی عبارت

''عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنیٰ ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تأخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ''وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ'' فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے۔''

(تحذیر الناس صفحہ ۳)

پھر بانیٔ دیوبند نے آگے چل کر لکھا ہے

اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔ (تحذیر الناس صفحہ ۱۳)

پھر آگے چل کر لکھا ہے

''اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کبھی کوئی نبی پیدا ہوتو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔''

(تحذیر الناس صفحہ ۲۴)

دیوبندیوں کے پیشواء مولوی رشید احمد گنگوہی اور ان کے خلیفۂ روحانی وجسمانی مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے ''براہینِ قاطعہ'' میں لکھا ہے

''شیطان وملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے کہ شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔''

(براہین قاطعہ صفحہ ۵۱)

مذکورہ بالا عبارتوں میں نبیٔ کونین سرور کائنات فخر موجودات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی صریح اور کھلی ہوئی توہین ہے اور ضروریاتِ دین کا صریح انکار ہے اور پوری امت مسلمہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو کسی نبی کی توہین کرے یا ضروریاتِ دین کا انکار کرے وہ ضرور کافر ومرتد ہے ایسا کہ جو اس کے کفریاتِ قطعیہ پر اطلاعِ شرعی یقینی کے بعد اس کے کافر ہونے یا عذاب دیئے جانے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے ''من سب النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم او عابہ اوالحق بہ نقصاً فی نفسہ او نسبہ او دینہ او خصلۃ من خصالہ او عرض بہ او شبہہ بشئی علی طریق السب لہ او الارزاء علیہ اوالتصغیر لشانہ اوالغض منہ والعیب لہ فھو ساب لہ والحکم فیہ حکم الساب یقتل

و كذالك من لعنه او دعى عليه او تمنى مضرة له او نسب اليه مالا يليق بمنصبه على طريق الذم وهذا كله اجماع من العلماء وائمه وهذا كله اجماع من العلماء وائمة الفتوى من لدن الصحابة رضوان الله عليهم الى هلم جرا قال محمد ابن سحنون اجمع العلماء ان شاتم النبى صلى الله عليه وسلم المتنقص له كافر والوعيد جار عليه بعذاب الله له وحكمه عندالامة القتل ومن شك فى كفره وعذابه فقد كفر''

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ جلد ۲ صفحہ ۲۱۴)

**ترجمہ:** عہدِ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے لے کر آج تک کے تمام علمائے کرام و ائمہ کرام کے فتاویٰ کا اس بات پر اجماع ہے کہ حضور ﷺ کو گالی دینے والا، یا ان کی ذات، ان کے نسب وخاندان، ان کے دین، یا ان کی کسی خصلت میں نقص وعیب بتانے والا، یا ان کی طرف تعریض کرنے والا، یا آپ کی شان میں تحقیر کرنے والا، یا آپ کی طرف اشارہ کرنے والا، یا عیب جوئی کرنے والا، یہ سب حضور ﷺ کو گالی دینے والے ہیں اور گالی دینے والے کے سلسلے میں حکم یہ ہے کہ اسے قتل کردیا جائے گا اسی طرح آپ پر لعن وطعن کرنے والا، یا آپ کو بددعا دینے والا، یا آپ کے لئے کسی مضرت ونقصان کی تمنا کرنے والا یا آپ کی طرف از راہ مضرت ایسی چیز منسوب کرنے والا جو آپ کی شایان شان نہ ہو۔

محمد ابن سحنون نے فرمایا کہ علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو گالی دینے والا یا آپ کی شان میں تنقیص کرنے والا کافر ہے اور اس پر عذاب الٰہی کی وعید جاری ہے اور اس کا حکم پوری امت کے نزدیک قتل ہے اور جو شخص اس کے کافر ہونے یا اس کے عذاب دیئے جانے میں

شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

نیز ردالمحتار میں علامہ شامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "اجمع المسلمون علی ان شاتمہ کافر من شك فی عذابہ و کفرہ فقد کفر"

**ترجمہ:** تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نبی کی توہین کرنے والا ایسا کافر ہے کہ جو اس کے کافر ہونے اور عذاب دیے جانے پر شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

بات یہیں پر ختم نہیں ہوجاتی، دیوبندیوں کے پیشواء مولوی اشرف علی تھانوی کا کلمہ بھی پڑھا گیا ہے، اس پر درود بھی بھیجا گیا ہے، چنانچہ تھانوی جی کے ایک مرید نے اس کا کلمہ پڑھا "لاالہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ" اور مولوی اشرف علی تھانوی پر ان الفاظ میں درود بھیجا "اللھم صل علی سیدنا مولٰنا اشرف علی" ذرا یہیں ٹھہر کر اپنے ضمیر سے فیصلہ کیجئے کہ اس کلمہ اور اس درود کی اسلام میں کیا گنجائش ہے یہ تو مرید کا کھلا کفر ہے مگر آپ کو حیرت ہوگی کہ مولوی اشرف علی تھانوی اس کلمۂ کفر بکنے والے جاہل مرید کو نہ توبہ کی تلقین کی، نہ اس کے کفریہ جملے پر اسے متنبہ کیا بلکہ مزید اس کفر کی تائید اور کفر بکنے والے کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے لکھا

اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالٰی متبعِ سنت ہے۔

(الامداد ۲۴ رشوال ۱۳۳۵ھ)

لگے ہاتھ براہین قاطعہ کا یہ اقتباس بھی پڑھ لیجئے جس میں اردو زبان کے تعلق سے دیوبندی مولویوں کو حضور اقدس ﷺ کا استاذ ظاہر کیا گیا ہے۔

"مدرسہ دیوبند کی عظمت حق تعالٰی کی درگاہ پاک میں بہت ہے کہ صدہا عالم یہاں سے پڑھ کر گئے اور خلق کثیر کو ظلمات ضلالت سے نکالا یہی سبب ہے کہ ایک صالح فخر

عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آ گئی؟ آپ تو عربی ہیں؟ فرمایا کہ جب سے علمائے مدرسہ دیو بند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آ گئی۔ سبحان اللہ! اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا۔

(براہین قاطعہ صفحہ ۲۶)

دیوبندی مولویوں نے اپنے آپ کو نبی و رسول بتانے کی گنجائش تو نکال ہی دی ہے، اور نہ صرف گنجائش بلکہ اپنے مرید کی زبان سے کہلوا بھی دیا ہے اور اپنی کتاب میں چھاپ کر عام لوگوں کو اس کی اطلاع دے دی گئی ہے کہ اب مولوی اشرف علی تھانوی کا کلمہ بھی پڑھا جا رہا ہے، لہٰذا تمام دیوبندی برادری کو چاہیے کہ اب نئے رسول اشرف علی تھانوی کا کلمہ پڑھے، اس نئے نبی پر درود بھیجے۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

عقیدے کی خرابی کا یہ سلسلہ یہیں ختم نہیں ہوجاتا بلکہ اس سے آگے بڑھ کر دیوبندیوں نے اپنے لئے نیا خدا بھی منتخب کر لیا ہے۔ اور وہ ہیں صدر مدرس دیوبند مولوی حسین احمد ٹانڈوی اب ذرا دل تھام کر شیخ الاسلام نمبر کا یہ اقتباس پڑھیے۔

''تم نے کبھی خدا کو بھی اپنے گلی کوچوں میں چلتے پھرتے دیکھا ہے؟ کبھی خدا کو بھی اس کے عرش عظمت و جلال کے نیچے فانی انسانوں سے فروتنی کرتے دیکھا ہے؟ تم کبھی تصور بھی کر سکے کہ رب العالمین اپنی کبریائیوں پر پردہ ڈال کر تمہارے گھروں میں آ کر رہے گا۔
(شیخ الاسلام نمبر صفحہ ۵۹)

(ا) گلی، کوچوں میں چلنے والا پھرنے والا خدا کون؟
صدر دیوبند مولوی حسین احمد ٹانڈوی

(۲)عرش کے نیچے آکر فانی انسانوں سے ملنے والا خدا کون؟

صدر دیوبند مولوی حسین احمد ٹانڈوی

(۳)اپنی کبریائیوں پر پردہ ڈال کر تمھارے گھروں میں آکر رہنے والا رب العلمین کون؟

صدر دیوبند مولوی حسین احمد ٹانڈوی (نعوذ باللہ من ذالک)

☆☆☆☆☆
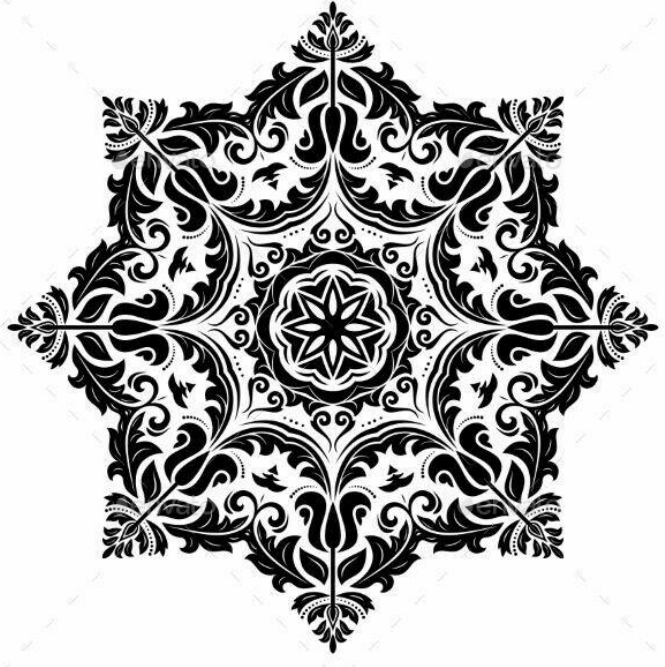
## {بارگاہِ رسالت کے گستاخ پر غضب الٰہی}

جن بدبختوں نے رسول اللہ ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخی کے کلمات کہے، ان کے متعلق اللہ تبارک وتعالیٰ کا قہر وجلال ایسا نازل ہوا کہ اسے پڑھ کر دل کی دنیا دہل جاتی ہے اپنے حبیب ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والوں کا جواب خود اللہ عزوجل نے بڑے ہی پرجلال انداز میں دیا ہے۔

ابولہب جو سرکار دوعالم ﷺ کا چچا اور مکہ کے سرداروں اور گستاخِ رسول میں سے ایک تھا اسے کون نہیں جانتا اس کی تباہی وبربادی کا واقعہ کچھ اس طرح ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے کوہِ صفا پر لوگوں کو اکٹھا کر کے دعوتِ اسلام دی، اور فرمایا کیا تم لوگ مجھے صادق وامین نہیں مانتے؟ سب نے اثبات میں جواب دیا پھر حضور ﷺ نے فرمایا میں تم لوگوں کو سامنے کے سخت عذاب سے ڈرانے والا ہوں اس پر ابولہب نے کہا'' تبا لك ما جمعتنا الا لهذا''

(صاوی علی الجلالین ۴/ ۳۴۴)

تمھارے لئے ہلاکت ہو تم نے ہمیں صرف اسی کام کے لئے جمع کیا تھا اس کی اس گستاخی کا جواب خود اللہ عزوجل نے دیا اور اس سلسلے میں پوری ایک سورت نازل فرمائی جسے ''سورۂ لہب'' کہا جاتا ہے'' تَبَّتۡ يَدَآ اَبِىۡ لَهَبٍ وَّتَبَّ ‏ مَاۤ اَغۡنٰى عَنۡهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ‏ سَيَصۡلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ‏ وَّامۡرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الۡحَطَبِ‌ ‏ فِىۡ جِيۡدِهَا حَبۡلٌ مِّنۡ مَّسَدٍ

**ترجمہ:** تباہ وبرباد ہوجائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ، اور وہ تباہ ہو ہی گیا اسے کچھ کام

نہ آیا، اس کا مال اور نہ جو کمایا اب دھنستا ہے لپیٹ مارتی آگ میں، وہ اور اس کی جورو لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھاتی اس کے گلے میں کھجور کی چھال کا رسا (کنزالایمان)

مقامِ غور ہے کہ ابولہب نے اپنی زندگی میں بت پرستی تو ہزاروں بار کی ہوگی مگر اس نے اس انداز میں خدا کے قہر و جلال کا مشاہدہ اس سے پہلے کبھی نہ کیا ہوگا اور یہ صرف اس لئے کہ اس نے اللہ عزوجل کے محبوب سید ابرار و اخیار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک توہین آمیز جملہ کہا تھا جس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے کہنے والے کی تباہی و بربادی کا اعلان فرمایا اور اسے عذابِ آخرت کا مستحق بتایا، اور اس کے ساتھ ساتھ اس کی بیوی کی تباہی اور عذاب کا ذکر فرمایا جو ابولہب کی کھلی حمایت کرتی اور رسول دشمنی کی پالیسی میں اس کی شریک رہا کرتی تھی۔

| بمصطفیٰ بے رساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست |
| --- |
| اگر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی است |

جمہور مفسرین فرماتے ہیں کہ ولید بن مغیرہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مجنوں، پاگل کہا تھا اس کی گستاخی اور بیہودگی کا جواب اللہ عزوجل نے اپنے محبوب کی طرف سے خود دیا۔ قرآنی جواب کا اسلوب ملاحظہ فرمایئے، روح جھوم اٹھے گی، پہلے ولید بن مغیرہ جیسے کافر کے اس جھوٹ و افتراء کا پردہ چاک کرتے ہوئے یوں جواب دیا "مَآ اَنۡتَ بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ بِمَجۡنُوۡنٍ (ج) وَاِنَّ لَكَ لَاَجۡرًا غَيۡرَ مَمۡنُوۡنٍ (ج) وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيۡمٍ فَسَتُبۡصِرُ وَيُبۡصِرُوۡنَ بِاَيِّىكُمُ الۡمَفۡتُوۡنُ"

(سورۂ قلم پارہ نمبر ۹ یت نمبر ۲ر تا ۶)

**ترجمہ:** (اے محبوب) تم اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں اور ضرور تمہارے لئے بے انتہا ثواب ہے، اور بے شک تمھاری خو بو بڑی شان کی ہے تو اب عنقریب تم بھی دیکھ لوگے وہ بھی دیکھیں گے کہ تم میں کون مجنون تھا۔

اسی پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ گستاخ ولید بن مغیرہ کے دس واقعی عیوب ظاہر فرما دیئے گئے چنانچہ ارشاد ہے "وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ هَمَّازٍ مَّشَّاءٍۭ بِنَمِيمٍ مَنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيمٍ عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذَالِكَ زَنِيمٍ اِنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتِنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ" (پارہ نمبر ۲۹ر آیت نمبر ۸ تا ۱۶)

**ترجمہ:** اور ہر ایسے کی بات نہ سننا، جو بڑا قسمیں کھانے والا، ذلیل، بہت طعنے دینے والا، بہت اِدھر کی اُدھر لگاتا پھرنے والا، بھلائی سے بڑا روکنے والا، حد سے بڑھنے والا، گنہگار، درشت خوسب پر طرہ یہ کہ اس کی اصل میں خطا، (حرام زادہ) اس پر کہ کچھ مال اور بیٹے رکھتا ہے جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہے کہتا ہے اگلوں کی کہانیاں ہیں، قریب ہے کہ ہم اس کی سور کی سی تھوتھنی پر داغ دیں گے۔ (کنز الایمان)

جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو ولید بن مغیرہ اپنی ماں کے پاس گیا اور اس سے پوچھا کہ محمد عربی (ﷺ) نے میرے دس (۱۰) عیوب کی نشاندہی کی ہے نو (۹) کو تو میں جانتا ہوں کہ وہ مجھ میں موجود ہیں لیکن ایک بات جو نویں ہے (یعنی میرے حرام زادہ ہونے کی)

اس کو میں نہیں جانتا، یا تو تو سچ سچ بتادے ورنہ میں تیری گردن اڑادوں گا اس کے جواب میں اس کی ماں نے کہا ''ان اباك عنين فخفت علی المال فمکنت الراعی من نفسی فانت منه''

یعنی تیرا باپ نامرد تھا اور مالدار تھا تو مجھے ڈر رہا کہ وہ مر جائے گا تو اس کی دولت دوسروں کے ہاتھ لگ جائے گی تو میں نے ایک چرواہے کو بلا لیا اور اس سے زنا کرایا تو اسی چرواہے کے نطفے سے پیدا ہوا ہے۔ (تفسیر صاوی جلد ۴ رصفحہ ۲۲۱)

**نوٹ:** بے عیب نبی کی شان میں عیب لگانے والے کو اسی کے آئینے میں اس کا چہرہ دکھا دیا گیا کہ تو کیسا داغ دار ہے؟

تفسیر ''درمنثور'' میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عہد رسالت میں ایک اعرابی کی اونٹنی گم ہوگئی تلاش بسیار کے بعد بھی نہ ملی تو وہ اعرابی بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور اپنی اونٹنی سے متعلق دریافت کیا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری اونٹنی فلاں جنگل میں ہے منافقین نے کہا کہ محمد (ﷺ) یہ بیان کرتے ہیں کہ اعرابی کی اونٹنی فلاں وادی میں ہے ''وما یدریه بالغیب'' محمد ﷺ غیب کیا جانیں؟

نبی کریم ﷺ کی شان میں یہ منافقین کا تمسخر تھا، توہین تھی، ان کے علم پاک پر طنز تھا فوراً اہانت رسول کا ارتکاب کرنے والوں کے بارے میں قرآنی فتویٰ نازل ہوا اور اللہ عزوجل نے اپنے محبوب کو مخاطب فرما کر منافقین کے متعلق یہ حکم صادر فرمایا ''قُلۡ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوۡلِهٖ كُنۡتُمۡ تَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ۝ لَا تَعۡتَذِرُوۡا قَدۡ كَفَرۡتُمۡ بَعۡدَ اِيۡمَانِكُمۡ (ط)''

(پارہ ۱۰ رسورہ توبہ آیت ۶۵/۶۶)

**ترجمہ:** تم فرماؤ کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستے ہو بہانے نہ بناؤ تم

کافر ہو چکے مسلمان ہو کر۔

واضح رہے کہ قرآن کریم نے جن لوگوں کے بارے میں کفر وارتداد کا فتویٰ دیا ہے یہ وہ لوگ تھے جو صحابۂ کرام کی طرح نماز پڑھتے تھے، روزہ رکھتے تھے، حج بھی کرتے تھے اور قسمیں کھا کھا کر کلمہ بھی پڑھتے تھے مگر جب یہ لوگ رسول پاک ﷺ کے علمِ غیب پر طنز کر کے اہانت رسول کے مرتکب ہوئے تو قرآن نے ان کے بارے میں فیصلہ صادر کر دیا کہ اب تمھارے لیے اسلام کے دائرے میں کوئی جگہ نہیں ہے، اب نہ تمھاری نماز دیکھی جائے گی، نہ روزہ دیکھا جائے گا، نہ حج، نہ دوسرے اعمال، جب تم نے میرے رسول کی شان میں گستاخی کی ہے تو اب تم ہرگز ہرگز مسلمان نہیں ہو کافر و مرتد ہو۔

# {بدمذہبوں سے میل جول}

بدمذہبوں سے میل جول، سلام وکلام اور اتحاد وغیرہ حرام وگناہ ہے۔ اللہ ورسول کی ناراضی کا باعث ہے۔ اللہ ورسول کے وفاداروں کی شان یہی ہے کہ وہ دشمنانِ رسول کے تعلق سے محبت ورواداری کو جگہ نہ دیں اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے ”لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ (ط) اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ“

(سورہ مجادلہ پارہ ۲۸ / آیت ۲۲)

**ترجمہ:** تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ، یا بیٹے، یا بھائی، یا کنبے والے ہوں۔ یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان نقش فرمادیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی۔

اِنَّمَا وَلِیُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (سورہ مائدہ پارہ ۶ / آیت ۵۵)

**ترجمہ:** تمھارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کے رسول اور ایمان والے

پہلی آیت میں سچے مومن کی شان یہ بتائی گئی کہ وہ اللہ ورسول کے مخالفین کو ہرگز دوست نہیں رکھتے، اور دوسری آیت میں مومن کی محبت کا دائرہ متعین فرمایا گیا کہ مومن کی محبت ودوستی صرف اللہ ورسول اور مومنین سے ہی ہوتی ہے، غیر مومن ان کے دوستی کے محل ہی نہیں، اب اگر کوئی اپنے کو مسلمان بھی کہے اور بارگاہِ الوہیت ورسالت کے گستاخوں سے دوستی بھی کرے، تو جان لینا چاہئے کہ وہ پکا مومن نہیں۔

# {بدمذہبوں سے دور رہنے کے متعلق}

حضوراقدس ﷺ کا ارشاد ہے ”ایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم“

**ترجمہ:** ان سے دور رہو، اور انہیں اپنے سے دور کرو، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

نیز حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ”لا تواکلوھم ولا تشاربوھم ولا تجالسوھم ولا تناکحوھم واذا مرضوا فلا تعودوھم واذا ماتوا فلا تشھدوھم ولا تصلوا علیھم ولا تصلوا معھم“ (کنزالعمال)

**ترجمہ:** ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ، ان کے ساتھ پانی نہ پیو، ان کے پاس نہ بیٹھو، ان سے رشتہ (شادی بیاہ) نہ کرو، وہ بیمار پڑیں تو پوچھنے نہ جاؤ، مر جائیں تو جنازہ پر حاضر نہ ہو، اور نہ ان کی نماز جنازہ پڑھو، نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو۔

اللہ و رسول جل و علا و صلی اللہ علیہ وسلم نے بدمذہبوں سے ہمیں علیحدہ اور دور و نفور رہنے کا حکم اس لئے دیا ہے کہ ان کے ساتھ اٹھنے، یا بیٹھنے، اور ملنے جلنے سے بدمذہبیت کی نفرت دل سے جاتی رہتی ہے جس کے بعد ایمان بہت آسانی سے زائل ہو جاتا ہے، اس لئے علمائے اسلام نے فرمایا کہ بدمذہب کی صحبت سم قاتل ہے۔

(ماخوذ از منصبِ رسالت کا ادب و احترام)

## {بدمذہبوں سے ملنے جلنے کے متعلق}

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وارثِ علوم اعلیٰ حضرت، قاضی القضاۃ فی الھند، حضور تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خاں قادری از ہری بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ المواھب الرضویہ فی الفتاوی الازھریہ المعروف (فتاویٰ تاج الشریعــہ) جلد دوم کے صفحہ ۲۷۱/ میں تحریر فرماتے ہیں کہ ایک شخص رافضیوں کے پاس بیٹھا کرتا تھا اس کے مرتے وقت لوگوں نے اسے کلمہ طیبــہ کی تلقین کی، اس نے کہا نہیں پڑھا جاتا پوچھا کیوں؟ کہا کہ یہ دو شخص کھڑے ہیں، کہتے ہیں تو ان کے پاس بیٹھا کرتا تھا جو ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بُرا کہتے تھے، اب چاہتا ہے کہ کلمہ پڑھ کر اٹھے، نہ پڑھنے دیں گے۔

**مقام عبرت:** جب صدیق اکبر وفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برا کہنے والوں کی یہ حالت ہے تو یہ لوگ (یعنی بدمذہب) اللہ ورسول کو برا کہتے ہیں انہیں طرح طرح کے عیب لگاتے ہیں ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے ملنے جلنے دوستی کرنے والوں کو کلمہ نصیب ہونا دشوار "**نسأ اللہ العفو والعافیہ**" واللہ تعالیٰ اعلم

(ملخص فتاویٰ تاج الشریعہ جلد دوم صفحہ ۲۷۱)

اسی لئے تو حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

جو پیا کو بھائے اختر وہ سہانا راگ ہے
جس سے ناخوش ہوں پیا وہ راگنی اچھی نہیں

ایک مرتبہ حضرت ننھے میاں مولانا محمد رضا نے عصر کی نماز کے بعد اعلیٰ حضرت عظیم البرکت

مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض کیا کہ حیدر آباد دکن سے ایک رافضی صرف آپ کی زیارت کے لیے آیا ہے اور ابھی حاضر خدمت ہوگا تالیفِ قلب کے لیے اس سے بات چیت کر لیجئے گا دورانِ گفتگو میں ہی وہ رافضی بھی آ گیا حاضرین مجلس کا بیان ہے کہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی طرف بالکل متوجہ نہ ہوئے یہاں تک کہ ننھے میاں صاحب نے اسے کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا وہ بیٹھ گیا اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے گفتگو نہ فرمانے سے اس رافضی کو بھی کچھ بولنے کی جرأت نہ ہوئی ،تھوڑی دیر بیٹھ کر وہ رافضی چلا گیا اس رافضی کے جانے کے بعد ننھے میاں مولانا محمد رضا نے سناتے ہوئے کہا کہ اتنی دور سے وہ رافضی صرف ملاقات کے لئے آیا تھا اخلاقاً توجّہ فرمالینے میں کیا حرج تھا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے جلال کی حالت میں فرمایا کہ میرے اکابر پیشواؤں نے مجھے یہی اخلاق بتایا ہے پھر آپ نے بیان فرمایا کہ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد نبوی شریف سے تشریف لا رہے ہیں راہ میں ایک مسافر ملتا ہے اور سوال کرتا ہے میں بھوکا ہوں آپ ساتھ چلنے کا اشارہ فرماتے ہیں وہ پیچھے پیچھے کاشانۂ اقدس تک پہنچتا ہے امیر المومنین خادم کو کھانا لانے کے لئے حکم دیتے ہیں خادم کھانا لاتا ہے اور دسترخوان بچھا کر سامنے رکھتا ہے کھانا کھانے میں وہ مسافر بدمذہبی کے کچھ الفاظ نکالتا ہے امیر المومنین خادم کو حکم فرماتے ہیں کہ کھانا اس کے سامنے سے فوراً اٹھاؤ اور اس کو کان پکڑ کر باہر کردو خادم اسی دم حکم بجالاتا ہے۔

خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد نبوی شریف سے نام لے لے کر منافقین کو نکلوادیا ''اُخْرُجْ یَا فُلَانُ فَاِنَّكَ مُنَافِقٌ''

**ترجمہ:**۔اے فلاں مسجد سے نکل جا اس لیے کہ تو منافق ہے۔

ایک بار حضرت صدرالافاضل مولانا سید نعیم الدین صاحب مرادآبادی علیہ الرحمہ نے اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض کی کہ حضور کی کتابوں میں وہابیوں، دیوبندیوں، اور غیر مقلدوں کے عقائد باطلہ کا رد ایسے سخت الفاظ میں ہوا کرتا ہے کہ آج کل جو تہذیب کے مدّعی ہیں وہ چند سطریں دیکھتے ہی حضور کی کتابوں کو پھینک دیتے ہیں اور کہتے ہیں ان کتابوں میں تو گالیاں بھری ہیں اور اس طرح وہ حضور کے دلائل وبراہین کو بھی نہیں دیکھتے اور ہدایت سے محروم رہ جاتے ہیں لہٰذا اگر حضور نرمی اور خوش بیانی کے ساتھ وہابیوں، دیوبندیوں کا رد فرمائیں تو نئی روشنی کے دلدادہ جو اخلاق وتہذیب والے کہلاتے ہیں وہ بھی حضور کی کتابوں کے مطالعہ سے مشرف ہوں اور حضور کے لاجواب دلائل دیکھ کر ہدایت پائیں حضرت صدرالافاضل سید نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ گفتگو سن کر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا

> ''مولانا! تمنا تو یہ تھی کہ احمد رضا کے ہاتھ میں تلوار ہوتی اور احمد رضا کے آقا ومولیٰ کی شان میں گستاخی کرنے والوں کی گردنیں ہوتیں اور اپنے ہاتھ سے ان گستاخوں کا سر قلم کرتا اور اس طرح گستاخی اور توہین کا سدّ باب کرتا لیکن تلوار سے کام لینا تو اپنے اختیار میں نہیں ہاں اللہ تعالیٰ نے قلم عطا فرمایا ہے تو میں قلم سے سختی اور شدت کے ساتھ ان بے دینوں کا رد اس لیے کرتا ہوں تاکہ حضور اقدس ﷺ کی شان میں بدزبانی کرنے والوں کو اپنے خلاف شدید رد دیکھ کر مجھ پر غصہ آئے پھر جل بھُن کر مجھے گالیاں دینے لگیں اور میرے آقا ومولیٰ ﷺ کی شان میں گالیاں بکنا بھول جائیں اس طرح میری اور میرے آباء واجداد کی عزت وآبرو حضور اقدس ﷺ کی عظمت جلیل کے لئے سپر ہو جائے۔''

کہاں ہیں عاشقانِ مصطفٰی ﷺ جو پہاڑوں کی کھوہ اور سمندروں کے ٹاپوں میں منزل عشق کو تلاش کرنا چاہتے ہیں وہ آئیں اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں عشق و محبت کا درس حاصل کریں۔

حضور سرور کائنات فخر موجودات سید المرسلین جناب محمد رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں

''سیکون فی آخر امتی اناس یحدثونکم بما لم تسمعوا انتم ولآ اٰباء کم فایاکم وایاھم'' (مسلم شریف صفحہ ۹)

**ترجمہ:** ۔یعنی (اے مسلمانو!) میری امت کے آخر میں کچھ (بد مذہب) لوگ پیدا ہوں گے جو تم سے وہ باتیں بیان کریں گے جن کو نہ تم نے سنا اور نہ تمھارے باپ دادا نے سنا ہے تو (جب ایسے بد مذہب ظاہر ہو جائیں) تم لوگ ان سے بچتے رہنا اور اپنے کو ان سے دور رکھنا۔

(۲) دوسری حدیث میں اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں

''یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولآ اٰباء کم فایاکم وایاھم لایضلونکم ولا یفتنونکم''

(مسلم شریف صفحہ ۱۰)

**ترجمہ:** یعنی آخر زمانے میں بڑے مکار و کذّاب پیدا ہوں گے وہ تمہارے سامنے ایسے عقائد و خیالات گڑھ کر پیش کریں گے جن کو نہ تم نے سنا اور نہ تمہارے باپ دادا نے سنا (جب ایسے مکار لوگ خواہ وہ مولوی کہلاتے ہوں یا صوفی، مسٹر کہلاتے ہوں یا ملّا ظاہر ہو جائیں) تو تم اے مسلمانو! ان سے الگ رہنا اپنے سے ان کو الگ رکھنا کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تمھیں حق سے بہکا دیں کہیں

ایسا نہ ہو کہ وہ تمھیں بدمذہبی اور فتنے میں مبتلا کردیں۔

(۳) تیسری حدیث میں سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں "من وقّر صاحب بدعة فقد اعان علی ھدم الاسلام"

(مشکوۃ شریف صفحہ ۳۱)

**ترجمہ:** جس نے کسی بدمذہب کی توقیر کی اس نے اسلام ڈھانے پر مدد دی۔

صلح کلیت کے پرستار صاف کھل کر بتائیں کہ حضور پرنور پیغمبر اسلام جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے ان ارشادات مقدسہ کے مطابق مسلمانوں پر مرتدوں بدمذہبوں اور گمراہوں سے الگ رہنا فرض ہے یا نہیں؟ اور جو شخص زمانۂ حاضرہ کے مرتدوں بدمذہبوں کی تعظیم نہ کرے ان سے میل جول نہ رکھے وہ اپنے اسلام پر مضبوطی سے قائم ہے یا نہیں؟

اسی لیے تو وارث علومِ اعلیٰ حضرت قاضی القضاۃ فی الھند حضور تاج الشریعہ بدرالطریقہ علامہ محمد اختر رضا خاں قادری ازہری بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| صلح کلی نبی کا نہیں سنیو! | سنی مسلم ہے سچا نبی کے لئے |
| مسلک اعلیٰ حضرت پہ قائم رہو | زندگی دی گئی ہے اسی کے لئے |

اور دوسری جگہ حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

جو پیا کو بھائے اختر وہ سہانا راگ ہے
جس سے ناخوش ہوں پیا وہ راگنی اچھی نہیں

(۴) عینی شرح بخاری جلد یازدہم صفحہ ۱۴۰/ میں ہے "كان عبدالله بن عمر و ابن عباس وابن ابی اوفٰی وجابر وانس بن مالك وابوهريرة وعقبه بن عامر

واقرانهم رضی الله تعالی عنهم یوصون الی اخلافهم بأن لا یسلمو علی القدریة ولا یعودوهم ولا یصلوا خلفهم ولا یصلوا علیهم اذا ماتوا"

(اربعین شدّت صفحہ ۵۳)

عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عباس، ابن ابی اوفیٰ، جابر، انس بن مالک، ابوہریرہ، عقبہ بن عامر وغیرہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم (اپنے زمانے کے مسلمان کہلانے والے قدری بدمذہبوں کے بارے میں) اپنی نسلوں کو سخت تاکید فرمایا کرتے تھے کہ ان لوگوں کو سلام نہ کرنا ان کی بیمار پرسی کو نہ جانا ان کے پیچھے نماز نہ پڑھنا اور ان میں جو مر جائیں ان کی نماز جنازہ نہ پڑھنا صلح کلیت کے متوالو! صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنی نسلوں کو اپنے دور کے مسلمان کہلانے والے بدمذہبوں سے بالکل دور ونفور رہنے کی جو وصیت فرمائی تو وہ تعلیم نبوی کے عین مطابق ہے یا نہیں؟ اسی طرح آج علمائے اہل حق سنی مسلمانوں کو دورِ حاضرہ کے بدمذہبوں سے الگ رہنے کی جو تلقین فرماتے رہتے ہیں وہ بھی اسلامی تعلیم کے عین مطابق ہے یا نہیں؟

(۵) ہر وہ شخص جو تاریخ وسیر سے واقف ہے اس پر خوب روشن ہے کہ شیر خدا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے اپنے زمانے کے مسلمان کہلانے والے بدمذہب خارجیوں کی نماز قرآن خوانی روزہ اور دیگر عبادات کا پاس ولحاظ نہ فرمایا ان کے آگے یارانہ ودوستانہ کا ہاتھ نہ بڑھایا ان کو اپنا دینی اسلامی بھائی قرار نہ دیا ان سے میل جول روا نہ رکھا بلکہ ان کے فتنہ وفساد ان کی بدمذہبی کے باعث ان پر قتال وجہاد فرمایا مسلمانوں کو الحب فی اللہ والبغض فی اللہ کا سبق پڑھاتے ہوئے آپ نے اور آپ کی فوج نے پانچ ہزار خارجی غیر مقلدوں کو قتل کیا جن میں مولوی قاری سب ہی طرح کے لوگ تھے صلح کلیت کے شیدائی بتائیں کہ سیدنا مولائے کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خارجیوں کے ساتھ یہ

برتاؤ تعلیم نبوی کے عین مطابق ہے یا نہیں؟

اسی لئے تو حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سنی مسلمانوں کو آگاہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

| سنی مسلم ہے سچا نبی کے لئے | صلح کلی نبی کا نہیں سنیو! |
|---|---|

اور دوسری جگہ حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

جو پیا کو بھائے اختر وہ سہانا راگ ہے
جس سے ناخوش ہوں پیا وہ راگنی اچھی نہیں

(۶) دارمی شریف میں ہے" دخل رجلان من اصحاب الاهواء علی ابن سیرین فقالا یا ابا بکر نحدّثك بحدیث فقال لا قالا نقراء علیك اٰیة من کتاب الله قال لا لتقومان عنی اولا قومن قال الراوی فخرجا فقال بعض القوم یا ابا بکر وما علیك ان یقرءا علیك اٰیة من کتاب الله قال انی خشیت ان یقرءا علیٰ اٰیة فیحرفانه فیقر ذالك فی قلبی" (اربعین شدّت صفحہ ۵۲)

**ترجمہ:** جلیل الشان تابعی حضرت امام محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں دو بدمذہبوں نے آکر عرض کی کہ ہم آپ کے سامنے ایک حدیث بیان کرنا چاہتے ہیں آپ نے جواب دیا کہ (میں سننے کے لیے تیار نہیں ہوں) ان دونوں نے عرض کی کہ (اگر اجازت ہوتو) ہم قرآن شریف کی کوئی آیت پڑھیں آپ نے فرمایا نہیں تم لوگ یا تو میرے پاس سے چلے جاؤ ورنہ میں اٹھتا ہوں تب وہ دونوں چلے گئے پھر حاضرین مجلس میں سے کسی نے کہا حضرت! اگر وہ قرآن مجید کی کوئی آیت پڑھتے تو سننے میں آپ کا کیا بگڑتا تھا آپ نے فرمایا کہ مجھے خوف ہوا کہ وہ آیت کریمہ

پڑھ کراس کے معنی میں کچھ تحریف کریں پھروہی معنی میرے دل میں جم جائے (اور معاذ اللہ تعالیٰ میرا عقیدہ بگڑ جائے)

مسلمانو! یہ عبرت کا مقام ہے کہ جب سیدنا محمد بن سیرین جیسا علومِ دینیہ کا امام اپنے دین وایمان کی حفاظت کی خاطر بدمذہب کی زبان سے قرآن وحدیث سننے کے لئے تیار نہ ہوئے تو آپ کے لیے یہ کیونکر جائز ہوسکتا ہے کہ آپ عہدِ حاضر کے بدمذہبوں، مرتدوں، گمراہوں مثلاً ندویوں، مودودیوں، وہابیوں، دیوبندیوں، غیر مقلدوں، رافضیوں، چکڑالیوں، نیچریوں، قادیانیوں کی کتابیں پڑھیں؟ ان کے لکچر سنیں کیا آپ کا دین وایمان سیدنا محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دین وایمان سے زیادہ مضبوط اور ٹھوس ہے۔

اسی لئے تو وارثِ علوم اعلیٰ حضرت قاضی القضاۃ فی الھند حضور تاج الشریعہ علامہ محمد اختر رضا خاں قادری ازہری بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

| | |
|---|---|
| مسلک اعلیٰ حضرت پہ قائم رہو | زندگی دی گئی ہے اسی کے لئے |
| مسلک اعلیٰ حضرت سلامت رہے | ایک پہچان دین نبی کے لئے |

(۷) اسی مسند دارمی شریف ہے" ان رجلا من اھل الاھواء قال لایوب یا ابابکر اسئلك عن كلمة قال (الراوی) فولی وھو یشیر باصبعه ولا نصف كلمة"

(اربعین شدت صفحہ ۵۲)

**ترجمہ**:۔ایک بدمذہب شخص نے حضرت ایوب سختیانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ میں آپ سے ایک لفظ کے متعلق کچھ پوچھنا چاہتا ہوں آپ فوراً منھ پھیر کر چل پڑے اور انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ میں تمہارا آدھا لفظ بھی سننا نہیں چاہتا۔

(۸) اسی مسند دارمی شریف میں ہے " ان رجلا سئل سعید بن جبیر عن شیئی فلم یجبه فقیل له فقال له از ایشان" (اربعین شدت صفحہ ۵۲)

**ترجمہ:** ایک بدمذہب نے حضرت سیدنا سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کوئی بات پوچھی آپ نے جواب نہ دیا پھر کسی نے آپ سے خاموش رہنے کا سبب دریافت کیا آپ نے فرمایا یہ آدمی منہم یعنی بدمذہب ہے (اس لئے میں نے خاموشی اختیار کی اور اس سے کلام نہ کیا) صلح کلیت کے فدائی غور کریں کہ ہمارے اسلاف کرام بدمذہبوں کی صحبت اوران کے ساتھ میل جول رکھنے سے کتنا سخت پرہیز کرتے تھے۔ (ماخوذ از سوانح اعلیٰ حضرت)

اسی لئے تو وارث علوم اعلیٰ حضرت قاضی القضاۃ فی الھند حضور تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| صلح کلی نبی کا نہیں سنیو! | سنی مسلم ہے سچا نبی کے لئے |
| مسلک اعلیٰ حضرت پہ قائم رہو | زندگی دی گئی ہے اسی کے لئے |
| مسلک اعلیٰ حضرت سلامت رہے | ایک پہچان دین نبی کے لئے |

☆☆☆☆☆

# {ایک ضروری پیغام اہلِ سنت و جماعت کے نام}

(۱) مذہب اہلِ سنت و جماعت پر قائم رہیں جس پر علمائے اہلِ سنت و جماعت ہیں، سنیوں کے جتنے مخالف مثلاً وہابی، دیوبندی، رافضی، تبلیغی، مودودی، نیچری، ندوی، غیر مقلد، قادیانی وغیرہم سب سے جدا رہیں، اور سب کو اپنا دشمن اور مخالف جانیں ان کی بات نہ سنیں شیطان کو معاذ اللہ دل میں وسوسہ ڈالتے کچھ زیادہ دیر نہیں لگتی آدمی کو جہاں مال یا آبروں کا اندیشہ ہو ہرگز نہ جائے گا دین وایمان سب سے زیادہ عزیز چیز ہے ان کی محافظت میں حد سے زیادہ کوشش فرض ہے، مال اور دنیا کی عزت دنیا کی زندگی دنیا ہی تک ہے دین وایمان سے ہمیشگی کے گھر میں کام پڑتا ہے ان کی فکر سب سے زیادہ لازم ہے۔

(۲) نماز پنج گانہ کی پابندی نہایت ضروری ہے مردوں کو مسجد و جماعت کا التزام بھی واجب ہے، بے نمازی مسلمان گویا تصویر کا آدمی ہے کہ ظاہری صورت انسان کی مگر انسان کا کام کچھ نہیں بے نمازی وہی نہیں ہے جو کبھی نہ پڑھے بلکہ جو ایک وقت کی قصداً کھودے بے نمازی ہے کسی کی نوکری یا ملازمت خواہ تجارت وغیرہ کسی حاجت کے سبب نماز قضا کردینی سخت ناشکری اور پرلے سرے کی نادانی ہے کوئی آقا یہاں تک کہ کافر کا بھی اگر کوئی نوکر ہو اپنے ملازم کو نماز سے باز نہیں رکھ سکتا اور اگر منع کرے تو ایسی نوکری حرام قطعی ہے رزق تو اس کے ہاتھ میں ہے جس نے نماز فرض کی ہے اور اس کے ترک پر غضب فرماتا ہے (العیاذ باللہ تعالیٰ)

(۳) جتنی نمازیں قضا ہوگئی ہیں سب کا حساب کہ تخمینے میں باقی نہ رہ جائیں زیادہ ہوجائیں تو حرج نہیں اور وہ سب بقدر طاقت رفتہ رفتہ نہایت جلد ادا کریں، کاہلی نہ کریں کہ موت کا وقت معلوم

نہیں اور جب تک فرض ذمہ پر باقی ہوتا ہے کوئی نفل قبول نہیں کیا جاتا، قضا نمازیں جب متعدد ہوجائیں مثلاً ۱۰۰/ بار کی فجر کی قضا ہے تو ہر بار یوں نیت کریں کہ سب میں پہلی وہ فجر جو مجھ سے قضا ہوئی یعنی جب ایک ادا ہوئی تو باقیوں میں جو سب سے پہلی ہے اسی طرح ظہر وغیرہ ہر نماز میں نیت کریں قضا میں فقط فرض اور وتر یعنی ہر دن اور رات میں ۲۰/ رکعت ادا کی جاتی ہے۔

(۴) جتنے روزے قضا ہوئے ہوں دوسرا رمضان آنے سے پہلے ادا کر لیے جائیں کہ حدیث شریف میں ہے جب تک پچھلے رمضان کے روزوں کی قضا (ادا) نہ کر لی جائے اگلے روزے قبول نہیں ہوتے۔

(۵) جو صاحب مال ہیں زکوٰۃ بھی دیں جتنے برسوں کی نہ دی ہو فوراً احساب کر کے ادا کریں، ہر سال کی زکوٰۃ سال تمام ہونے سے پہلے دے دیا کریں، سال تمام ہونے کے بعد دیر لگانا گناہ ہے، لہٰذا شروع سال سے رفتہ رفتہ دیتے رہیں، سال تمام پر حساب کریں، اگر پوری ادا ہوگئی تو بہتر ہے ورنہ جتنی باقی ہو فوراً ادیدیں اور اگر کچھ زیادہ نکل گیا ہے تو وہ آئندہ سال میں مجرا کرلیں، اللہ عزوجل کسی کا نیک کام ضائع نہیں کرتا۔

(۶) صاحب استطاعت پر حج بھی فرضِ اعظم ہے اللہ عزوجل نے اس کی فرضیت بیان کر کے فرمایا

"وَمَنۡ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ عَنِ الۡعٰلَمِيۡنَ"

**ترجمہ:** اور جو کفر کرے تو اللہ جہان سے بے پرواہ ہے نبی کریم ﷺ نے تارکِ حج کے بارے میں فرمایا ہے کہ چاہے وہ یہودی ہوکر مرے یا نصرانی ہوکر مرے (العیاذ باللہ تعالیٰ) اندیشوں کے باعث باز نہ رہے۔

(۷) کذب، فحش، چغلی، غیبت، زنا، لواطت، ظلم، خیانت، ریا، تکبر، داڑھی کترانا، فاسقوں کی وضع پہننا،

ہر بری خصلت سے بچیں۔

**نوٹ:**۔ جو ان سات باتوں کا حامل رہے گا اللہ ورسول کے وعدے سے اس کے لئے جنت ہے۔

جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم آمین۔

(سوانح تاج الشریعہ صفحہ ۲۰۸ تا ۲۱۰)
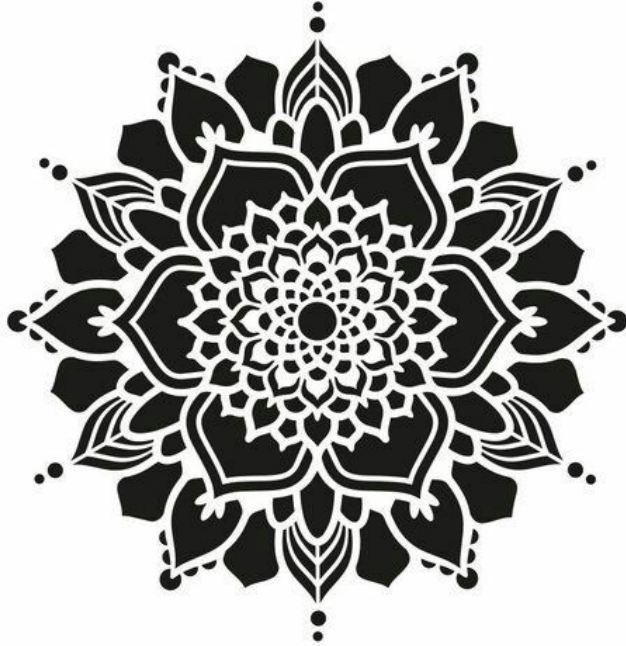
# {تاج الشریعہ اور نماز کی پابندی}

مناظر اہلِ سنت حضرت علامہ ومولانا مفتی مطیع الرحمٰن مضطر رضوی فرماتے ہیں ۱۹۷۴ء کی بات ہے جب حضور مفتی اعظم نے بہار کے ضلع پورنیہ کا آخری سفر فرمایا اس سفر میں ہم خواجہ تاشان رضویت کی استدعا پر حضرت تاج الشریعہ کو بھی ہمراہ ہونا تھا پھر بھی خدمت کے لئے مولانا مقبول ومغفور کو تاریخ مقررہ سے پانچ چھ دن پہلے ہی بریلی شریف بھیج دیا گیا مگر حضور مفتیٔ اعظم کا پروگرام کلکتہ ہوتے ہوئے کشن گنج جو اس وقت پورنیہ ضلع کا ڈیویزن تھا پہنچنے کا ہو گیا۔ مولانا مقبول صاحب تو حضور مفتیٔ اعظم کے ہمراہ ہو گئے اور حضور تاج الشریعہ نے طے کیا کہ وہ تاریخ مقررہ کی صبح براہ راست گوہاٹی میل سے کشن گنج پہنچیں گے جب مقررہ تاریخ آئی تو استقبال کے لئے سینکڑوں علماء وعوام کشن گنج پہنچ گئے حضور مفتیٔ اعظم کی تشریف آوری تو کلکتہ سے صبح پہنچنے والی ٹرین سے ہو گئی، مگر گوہاٹی میل سے تاج الشریعہ نہیں پہنچے ٹرین کے کچھ مسافروں نے استقبال کے لئے پہنچنے والوں کا ہجوم دیکھ کر وجہ دریافت کی تو ان کو بتایا گیا کہ اسی ٹرین سے ہمارے ایک بزرگ تشریف لانے والے تھے مگر وہ نظر نہیں آ رہے ہیں تو انھوں نے بتایا کہ سورج ڈوبنے کے قریب ہو رہا تھا کہ ٹرین مظفر پور پہنچی تھی اور حلیہ بتا کر کہا کہ اس شکل وصورت کے ایک صاحب بڑی بے تابی سے اتر کر نماز پڑھنے لگ گئے تھے ٹرین روانہ ہو گئی اور وہ وہیں رہ گئے اگر آپ لوگ ان ہی کو لینے آئے ہیں تو یہ ہے ان کا سامان اتار لیجئے ہم لوگوں نے سامان اتار لیا اور حضرت تاج الشریعہ ٹرین بدلتے ہوئے شام کو پہنچ سکے۔

(داستان غم یعنی یاد اختر از ہری صفحہ ۶۸، ۶۹)

# {اہلِ سنت و جماعت سے ایک مؤدبانہ گزارش}

جاندار کی تصویر شیئر کرنے سے خود بھی بچیں، اور دوسروں کو بھی بچانے کی کوشش کریں، جاندار کی تصویر حرام ہے، اور حرام کام کرنا گناہ کبیرہ ہے، سب کو معلوم ہے حرام کام کرنا کبیرہ گناہ ہے، تو حرام کام کرنا چھوڑ دیں کیوں حرام کام کر رہے ہیں؟ کیوں حرام کام کرنے سے باز نہیں آرہے ہیں؟ اور جو حضرات اپنی مشہوری کے لئے اپنے مبائل کے پروفائل پر جاندار کی تصویر لگاتے ہیں، ان سے بھی مؤدبانہ گزارش ہے کہ وہ حضرات اپنے اپنے پروفائل سے اپنی اپنی تصویریں فوراً اہٹالیں تمہیں اللہ ورسول کا واسطہ ہٹالیں، اللہ ورسول کو ناراض نہ کریں، صرف زبانی طور پر جاندار کی تصویر کے خلاف نہ بولیں، بلکہ عمل کر کے بھی دکھائیں۔ اے ایمان والو! اے اللہ کی وحدانیت پر ایمان رکھنے والو! اے رسول ﷺ کی رسالت پر ایمان رکھنے والو! اے رسل وانبیاء کرام کی رسالت و نبوت پر ایمان رکھنے والو! اے اللہ کی نازل شدہ کتابوں پر ایمان رکھنے والو! اے فرشتوں پر ایمان رکھنے والو! اے قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والو! اے تقدیر پر ایمان رکھنے والو! اے صحابہ کی صحابیت پر یقین کرنے والو، اے صدیق اکبر کی صداقت کو ماننے والو! اے فاروق اعظم کی عدالت کو دل وجان سے ماننے والو! اے عثمان غنی کی سخاوت پر جانثار کرنے والو! اے علی کی شجاعت پر دل وجان قربان کرنے والو! اے امام حسن اور امیر معاویہ کے درمیان صلح کو حق ماننے والو! اے امام حسین کی شہادت پر ناز کرنے والو! اے غوث اعظم کی ولایت پر یقین کرنے والو! اے خواجہ غریب نواز کی غریب نوازی پر پھولے نہ سمانے والو! اے خواجہ شہاب الدین سہروردی وخواجہ بہاؤالدین نقشبندی کی ولایت پر خوشی سے جھومنے والو! اے مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی ثم

کچھوچھوی کی جہانگیری پر ناز کرنے والو! اے امام احمد رضا فاضل بریلوی کو اپنا امام تسلیم کرنے والو! اے صدر الشریعہ کے علمی خدمات کو سلام کرنے والو! اے حجۃ الاسلام محمد حامد رضا پر فخر کرنے والو! اے مفتی اعظم ہند کو ہم شبیہ غوث اعظم ماننے والو! اے تاج الشریعہ کے دیوانو! کیا کر رہے ہو، کیوں جاندار کی تصویر کھینچ کر کھنچوا کر عام کر رہے ہو؟ غور کرو! پھر سے غور کرو! سوچو ہزار بار سوچو! لاکھوں بار سوچو! کروڑوں بار سوچو! تنہائی میں جا کر سوچو! کس مقصد سے جاندار کی تصویر شیئر کر رہے ہو؟ کیا اپنی تصویر عام کرنے سے دین کا کام ہو جائے گا؟ نہیں اور ہرگز نہیں، تو پھر جاندار کی تصویر عام کرنے کا کیا مقصد ہے؟ جاندار کی تصویر عام کرنے کا صرف اور صرف ایک ہی مقصد ہو سکتا ہے اپنی مشہوری، اس کے سوا کچھ بھی نہیں، جب سے کچھ علماء نے ٹی وی پر شرعی پروگرام دیکھنے اور مووی بنانے کی اجازت دے دی ہے، تب سے کچھ مسلمانوں کو جاندار کی تصویر عام کرنے کا ایک موقع مل گیا ہے، اجازت تو صرف شرعی پروگرام کی دی تھی، لیکن لوگوں نے اسے شرعی پروگرام تک محدود نہیں رکھا، بلکہ لوگ جب بس میں سوار ہو رہے ہیں تو اپنی تصویر کھینچ کر عام کر رہے ہیں، ائیر پورٹ پر تصویر کھینچ کر عام کر رہے ہیں، ٹرین پر بیٹھ کر کہیں جا رہے ہیں تو تصویر کھینچ کر عام کر رہے ہیں، حد تو یہاں تک ہو گئی ہے کہ جو حضرت اسٹیج پر بیٹھ کر تقریر کر رہے ہیں، اس کے باوجود اس حضرت کی تصویر والا پوسٹر لوگ اسٹیج پر لگا رہے ہیں، صاحب استطاعت حج کرنے گئے ہیں اور وہاں جا کر اپنی شہرت کے لیے تصویر کھینچ کر عام کر رہے ہیں، مدینہ شریف میں پہنچ کر بھی اپنی تصویر کھینچ کر عام کرنے سے باز نہیں آتے، ایسے لوگوں کو ذرہ برابر احساس تک نہیں ہوتا کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ حرمین شریفین کی زمین تو وہ زمین ہے جس کے بارے میں کسی نے کہا ہے۔

اے خاکِ مدینہ تو ہی بتا رکھوں گا بھلا میں کیسے قدم
تو خاک در سرکار ہے آنکھوں میں لگائی جاتی ہے

اوراعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے عاشق صادق جب اس دیار محبت میں پہونچتے ہیں تو فرماتے ہیں۔

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے اوجانے والے

علامہ آسی غازی پوری رحمۃ اللہ علیہ جب اس خاکِ کیمیا اثر پرپہنچ کر بول پڑتے ہیں۔

سنبھل کے رکھنا قدم حاجیو! یہ شہر مدینہ ہے
کہیں ایسا نہ ہو سارا سفر بے کار ہوجائے

اے پائے نظر ہوش میں آ کوئے نبی ہے
آنکھوں سے چلنا بھی یہاں بے ادبی ہے

اورفنافی الرسول حضورتاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

قدم بن جائے میرا سر مدینہ آنے والا ہے
بچھوں رہ میں نظر بن کر مدینہ آنے والا ہے

جہاں سے بے خبر ہو کر چلو خلد مدینہ میں
چلو اب ہوش کی پی کر مدینہ آنے والا ہے

مدینہ آگیا اب دیر کیا ہے صرف اتنی سی
تو خالی کر یہ دل کا گھر مدینہ آنے والا ہے

اور بلکل اتسا ہی اس دیار عشق ومحبت کا قصد کرنے والے حجاج کو آگاہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

یہ مکہ ہے یہاں دیوانگی بھی حسن ایماں ہے
اگر طیبہ میں دامن ہوش کا چھوٹا تو سب چھوٹا

اس کے باوجود لوگ اس بے لذت گناہ میں ملوث ہو رہے ہیں، اب جس تصویر کھینچنے والے کو بھی کہا جاتا ہے یہ کیا کر رہے رہو؟ اور کیوں مووی بنوار ہے ہو حالانکہ جاندار کی تصویر کسی کے نزدیک بھی جائز نہیں ہے؟ تو جواب دیتے ہیں آپ کو نہیں معلوم کہ کچھ علماء نے مووی بنانے کی اجازت دی ہے۔ میں مانتا ہوں کہ ان کے پاس جواز کا کوئی پہلو رہا ہوگا، لیکن محتاط عالم کو اس سے گریز کرنا چاہئے تھا، محتاط عالم کو شرعی پروگرام بھی ٹی وی اور مووی میں دیکھنے کی اجازت نہیں دینا چاہئے تھا اب بھی وقت ہے وہ علماء نظر ثانی کرلیں تو بہتر ہوگا۔

نام کے لئے کام نہیں کرنا چاہئے
کام کروگے تو نام ہو ہی جائے گا

☆☆☆☆☆

# {عرضِ مؤلف}

(ہم اپنی آنے والی نسلوں اور عوام اہل سنت و جماعت کو گمراہ، و بد مذہب، اور کافر و مرتد ہونے سے کیسے بچائیں)

اگر ہم اہلِ سنت و جماعت چاہتے ہیں، اور یقینی طور پر چاہتے ہیں کہ عوامِ اہلِ سنت و جماعت اور ہماری آنے والی نسلیں دیوبندی، وہابی، نیچری، قادیانی، رافضی، تبلیغی، مودودی غیر مقلد شیعہ، گمراہ و بدمذہب نہ ہوں، اور بد مذہبوں گمراہوں، کافروں، مرتدوں کی بات نہ سنیں، ان کے پاس نہ بیٹھیں، ان کے ساتھ نہ اٹھیں، ان سے دوستی نہ کریں، انھیں سلام نہ کریں، ان سے رشتہ (شادی بیاہ) نہ کریں، ان کا بیان نہ سنیں، ان کی گمراہ گفتگو قبول نہ کریں، ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں، ان کی نماز جنازہ نہ پڑھیں، ان کے ساتھ نماز نہ پڑھیں، ان سے دور رہیں اور انھیں اپنے پاس آنے سے دور کریں، تو مجھ ناچیز کی مندرجہ ذیل تحریر قبول کریں اور آج ہی سے اس پر عمل کرنا شروع کر دیں نیک کام کرنے میں دیر نہیں کرنا چاہیئے، اللہ تعالیٰ کسی کے نیک کام کو ضائع نہیں کرتا۔

علمائے اہلِ سنت و جماعت مدرسوں ومکتبوں میں علم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو، ائمۂ مساجد مسجدوں میں اپنے مقتدیوں کو، اور خطباء اہلِ سنت و جماعت جلسوں میں بیان سننے والے سامعین کو اہلِ سنت و جماعت کے عقائد کو اپنے بچوں اور بچیوں کو دودھ پلانے والی عورتوں کی طرح پلا دیں، جس طرح مائیں اپنے بچوں اور بچیوں کی صحت وتندرستی کے لئے ہر ایسی چیزوں سے بچاتی ہیں اور بہت ساری قربانیاں دیتی ہیں جن سے بچوں اور بچیوں کے صحت وتندرستی کے خراب ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے ٹھیک اسی طرح علمائے کرام کی بھی ذمہ داریاں ہوتی ہیں کہ عوامِ اہلِ سنت و جماعت

اور اپنی آنے والی نسلوں کے ایمان کی حفاظت کے لئے دیوبندیوں، وہابیوں، رافضیوں، نیچریوں، مودودیوں، شیعوں، غیر مقلدوں، قادیانیوں، بدمذہبوں، گمراہوں، کافروں، مرتدوں سے دور رہنے کے فوائد بتاتے رہیں، اور ان سے نزدیک رہنے کی خرابیوں سے آگاہ کرتے رہیں تاکہ عوام اہلِ سنت و جماعت اور ہماری آنے والی نسلیں ان بدمذہبوں سے دور رہ کر اپنے ایمان وعقیدے کی حفاظت کرتے رہیں، اور ساتھ ہی ساتھ ضروریاتِ دین سے بھی آگاہ کراتے رہیں، اور وضو، غسل، وتیمم، نماز، روزے، حج وزکوٰۃ، حلال وحرام، نکاح وطلاق، وراثت، خرید وفروخت، رہن سہن، سونے جاگنے، اٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے، اخلاق وکردار، اور شب و روز پیش آنے والے مسائل سے بھی آگاہ کراتے رہیں، تاکہ عوام اہلِ سنت و جماعت اور ہماری آنے والی نسلیں کوئی بھی کام خلاف شرع نہ کریں، سب سے بڑی بات یہ ہے کہ محبت رسول ﷺ گھول کر گھٹی میں پلادیں جب محبت رسول ﷺ دلوں میں پیدا ہو جائیں گی تو کوئی بھی کام کرنے سے پہلے ان باتوں کو ذہن میں رکھیں گے کہ جو کام ہم کرنے جارہے ہیں شریعت مصطفیٰ ﷺ اس کام کے کرنے کی اجازت دیتی ہے یا نہیں، جب اس طرح کی اچھی سوچ علمائے اہلِ سنت و جماعت وعوام اہلِ سنت و جماعت اور ہماری آنے والی نسلوں میں پیدا ہو جائیں گی تو کوئی بھی خلاف شرع کام نہیں کریں گے، ان شاءاللہ عزوجل اور جب کوئی دیکھنے والا دور سے بھی دیکھے تو پہچان جائے کہ یہ نبی کونین ﷺ کا سچا دیوانہ جارہا ہے۔

اللہ تعالیٰ! اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقہ وطفیل ہم اہلِ سنت و جماعت اور ہماری آنے والی نسلوں کے ایمان وعقیدے کی حفاظت فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

☆☆☆☆☆

## {حالاتِ مؤلف}

خلیفۂ پیر ابوالبرکات حضور ارشد ملت، ابوحامد محمد شریف الحق مدنی رضوی ارشدی بن محمد محسن عالم رشیدی بن حکیم الدین بن حاجی دلاور حسین بن محمد ریاضت علی مقام شکار پور پوسٹ ماہی نگر وایا بارسوئی گھاٹ ضلع کٹیہار بہار انڈیا

شرفِ بیعت:

شہزادہ وجانشین حضور تاج الشریعہ قائد ملت علامہ مفتی محمد عسجد رضا خان صاحب قبلہ، مدظلہ العالی النورانی بریلی شریف، یوپی انڈیا

شرفِ اجازت وخلافت:

خلیفۂ مجاز فیض یافتگانِ خلفائے اعلیٰ حضرت، عاشقِ غوث الوریٰ، بے تاج بادشاہ، غیظ الوہابیہ، ارشد السالکین، ارشد المشائخ، اسیر تحفظ ناموسِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم حضور ارشد ملت ابو البرکات علامہ محمد ارشد سبحانی صاحب قبلہ مدظلہ العالی النورانی غفرلہٗ مسند نشیں تلوکرانوالہ شریف فاضل تحصیل کلورکوٹ ضلع بھکر پنجاب (پاکستان)

**والدہ**

حسن بانو بنت عبدالرحیم

**بہنیں**

(۱) محسنہ خاتون (۲) رخسانہ خاتون (۳) افسانہ خاتون (۴) افسری خاتون

## بھائی

(۱) مولانا حافظ وقاری محمد شکیل احمد اشرفی جامعی برادر اوسط

(۲) مولانا حافظ وقاری محمد عقیل احمد اشرفی جامعی برادر خُرد

## تاریخ ولادت

یکم رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ مطابق ۲۲ر فروری ۱۹۹۳ عیسوی بروز پیر

## شادی خانہ آبادی

بتاریخ ۶ / جمادی الثانی ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۶ / مارچ بروز جمعرات ۲۰۱۵ء

## رفیقۂ حیات

صالحہ خاتون بنت الیاس سمنپور کٹیہار بہار

## اولاد

(۱) محمد حامد رضا، تاریخ ولادت ۱۹ ر رجب المرجب ۱۴۳۷ھ مطابق ۲۷ راپریل ۲۰۱۶ء بروز بدھ دن گزر کر جمعرات کی رات ۱۱ ر بجے۔

(۲) محمد حسنین رضا تاریخ ولادت ۱۳ ر ربیع الاول ۱۴۳۹ھ مطابق ۳ر دسمبر ۲۰۱۷ ء اتوار کا دن گزر کر پیر کی رات ۱۱ ر بجے، انتقال پر ملال ۱۰ ر دسمبر ۲۰۱۷ء

(۳) شفاء فاطمہ تاریخ ولادت ۳۰ ر شعبان المعظم ۱۴۴۰ھ بمطابق ۶ ر مئی ۲۰۱۹ء بروز پیر

## اساتذۂ کرام

**ناظرہ تا اعدادیہ ۱۹۸۹ء/تا ۲۰۰۰ء/ مدرسہ حبیبیہ شکار پور ماہی نگر**

(۱) عالم باعمل صوفی باصفا حضرت علامہ ومولانا خلیل الرحمٰن صاحب سابق پرنسپل مدرسہ حبیبیہ شکار پور ماہی نگر کٹیہار بہار۔

(۲) ماسٹر پرویز صاحب پرنسپل مدرسہ حبیبیہ شکار پور ماہی نگر کٹیہار بہار۔

(۳) ماسٹر مسعود صاحب شکار پور ماہی نگر کٹیہار بہار۔

(۴) ماسٹر کپتان صاحب شکار پور ماہی نگر کٹیہار بہار۔

(۵) حافظ فرید صاحب قبلہ سابق استاذ مدرسہ حبیبیہ شکار پور ماہی نگر کٹیہار بہار۔

**اولیٰ تا ثانیہ ۲۰۰۱ء/تا ۲۰۰۲ء/ جامعہ لطیفیہ بحر العلوم نیو مارکیٹ کٹیہار**

(۱) عاشقِ اعلیٰ حضرت علامہ ومولانا حافظ وقاری مفتی محمد خلیل الرحمٰن رضوی علیہ الرحمہ سابق استاد شیخ الحدیث والافتاء جامعہ لطیفیہ بحر العلوم نیو مارکیٹ کٹیہار

(۲) اشفاق العلماء حضرت علامہ ومولانا محمد اشفاق احمد علیہ الرحمہ سابق پرنسپل جامعہ لطیفیہ بحر العلوم نیو مارکیٹ کٹیہار

(۳) حضرت علامہ ومولانا مفتی محمد اعجاز انجم صاحب قبلہ پرنسپل جامعہ لطیفیہ بحر العلوم نیو مارکیٹ کٹیہار

(۴) حضرت علامہ ومولانا ابوالبرکات صاحب قبلہ مدظلہ العالی والنورانی سابق استاذ جامعہ لطیفیہ بحرالعلوم نیو مارکیٹ کٹیہار

(۵) حضرت علامہ ومولانا ماسٹر ادیب صاحب مرحوم سابق استاذ جامعہ لطیفیہ بحرالعلوم نیو مارکیٹ کٹیہار

(٦) حضرت علامہ ومولانا حافظ وقاری غلام مخدوم اشرفی صاحب قبلہ مدظلہ العالی والنورانی سابق استاذ جامعہ لطیفیہ بحرالعلوم نیو مارکیٹ

(ے) ماسٹر شمیم صاحب استاذ جامعہ لطیفیہ بحرالعلوم نیو مارکیٹ کٹیہار

☆☆☆☆☆

**جماعتِ ثالثہ ۲۰۰۳ء مدرسہ غریب نواز اہلِ سنت ٹرواں سیوان بہار**

(۱) حضرت علامہ ومولانا حافظ وقاری معین الدین صاحب قبلہ مدظلہ العالی والنورانی غریب نواز اہلِ سنت ٹرواں سیوان بہار

(۲) ماہر حکمت وعامل حضرت علامہ ومولانا غلام احمد حسین صاحب قبلہ پورنیہ بہار استاذ غریب نواز اہلسنت ٹرواں سیوان بہار

(۳) حضرت علامہ ومولانا منیر الہدیٰ صاحب قبلہ سابق استاذ غریب نواز اہلِ سنت ٹرواں سیوان بہار

**رابعہ تا سادسہ ۲۰۰۴ تا ۲۰۰۶ء جامعہ مقصود العلوم محلہ کھٹیکان بیکانیر راجستھان**

(۱) پروفیسر معقولات ومنقولات حضرت علامہ ومولانا محمد نور عالم صاحب قبلہ مدظلہ العالی والنورانی کٹیہاری سابق پرنسپل جامعہ قادریہ مقصود العلوم بیکانیر (راجستھان)

(۲) حضرت علامہ ومولانا مفتی غلام ذی النورین الفریدی سہرسہ، استاذ وشیخ الحدیث ودارالقضا جامعہ قادریہ مقصودالعلوم بیکانیر (راجستھان)

(۳) حضرت علامہ ومولانا قاری عبدالرحمٰن صاحب قبلہ سابق استاذ جامعہ قادریہ مقصودالعلوم بیکانیر (راجستھان)

(۴) حضرت مولانا قاری الحاج محمد محبوب عالم اشرفی صاحب قبلہ مدظلہ العالی والنورانی سابق استاذ جامعہ قادریہ مقصودالعلوم بیکانیر (راجستھان)

**جماعت سابعہ تا ثامنہ مرکزی مدرسہ مدینۃ العلوم چورو راجستھان ۲۰۰۷ء**

(۱) شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ ومولانا مفتی محمد سکندر اعظم صاحب قبلہ مدظلہ العالی والنورانی کٹیہاری پرنسپل جامعہ مدینۃ العلوم چورو (راجستھان)

(۲) شیخ الحدیث حضرت علامہ ومولانا ومفتی الحاج محمد منظر امام گوپال گنجوی استاذ جامعہ مدینۃ العلوم چورو (راجستھان)

(۳) حضرت علامہ ومولانا مظاہر عالم کٹیہاری استاذ جامعہ مدینۃ العلوم چورو (راجستھان)

(۴) حضرت علامہ ومولانا محمد شمیم القادری کشنگنجوی سابق استاذ جامعہ مدینۃ العلوم چورو (راجستھان)

(۵) حضرت علامہ ومولانا محمد فیاض کوثر کشن گنجوی استاذ جامعہ مدینۃ العلوم چورو (راجستھان)

(۶) حضرت علامہ ومولانا عبد الاحد صاحب قبلہ بھاگلپوری استاذ جامعہ مدینۃ العلوم چورو (راجستھان)

(۷) مقری اعظم راجستھان حضرت علامہ ومولانا الحاج قاری محمد مقصود عالم اشرفی ڈھالیہ ہنومان گڑھ استاذ جامعہ مدینۃ العلوم چورو (راجستھان)

(۸) حضرت علامہ ومولانا الحاج محمد انیس رضا منظری استاذ جامعہ مدینۃ العلوم چورو (راجستھان)

(۹) حضرت مولانا محمد جمیل صاحب قبلہ بیکانیری استاذ جامعہ مدینۃ العلوم چورو (راجستھان)

(۱۰) حضرت حافظ غلام خواجہ صاحب بھاگلپوری استاذ جامعہ مدینۃ العلوم چورو (راجستھان)

(۱۱) حضرت حافظ حبیب اللہ صاحب قبلہ اشرفی استاذ جامعہ مدینۃ العلوم چورو (راجستھان)

(۱۲) حضرت مولانا وماسٹر عبید الرحمٰن صاحب قبلہ بھاگلپوری استاذ جامعہ مدینۃ العلوم چورو (راجستھان)

بحمدہ اللہ اعدادیہ تا ثامنہ اول پوزیشن

## ممتحن

(۱) حضرت علامہ ومولانا مفتی ایوب صاحب استاذ جامعہ نعیمیہ مرادآباد یوپی

(۲) حضرت علامہ ومولانا مفتی سلیمان صاحب قبلہ استاذ جامعہ نعیمیہ مرادآباد یوپی

(۳) امام المنطق حضرت علامہ ومولانا ہاشم صاحب قبلہ استاذ جامعہ نعیمیہ مرادآباد یوپی

(۴) مقری اعظم ہندوستان قاری جمال احمد قادری صاحب قبلہ مدظلہ العالی والنورانی استاذ جامعہ امجدیہ گھوسی اعظم گڑھ یوپی۔

بی اے، وایم اے، اردو مدرسہ ایجوکیشن بورڈ پٹنہ بہار

## تصنیفات

(۱) وصال تاج الشریعہ رضی اللہ عنہ

(۲) علم غیب مصطفیٰ واختیاراتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۳) مولوی اشرف علی تھانوی کی شدید ترین گستاخی

(۴) ضربِ رضویت برفتنۂ دیوبندیت

(۵) فتاویٰ شریفِ ملت زیرِ ترتیب